سال: 01، شمارہ: 10
16 سے 30 نومبر 2020، مفت

نیو انڈیا سماچار

نئی سمتیں
نئی تعمیرات
نیا بھارت

سائنس اور اختراع کے سہارے نئے بھارت کی تعمیر، اٹل انوویشن مشن سے اختراع کار سے صنعت کار تک راہ ہوئی آسان

”مہرشی والمیکی کی قدریں آج ’نیو انڈیا‘ کے ہمارے عزم کے لیے ترغیب“

”مہرشی والمیکی کے اخلاقیات، نظریات اور اقدار آج ’نیو انڈیا‘ کے ہمارے عزم کے لیے تحریک“ تیوہار ہو یا پھر دیگر مواقع پر خریداری، وزیراعظم نریندر مودی نے ’من کی بات‘ میں لوگوں کو مقامی مصنوعات خریدنے کا عزم یاد دلایا تو خوشیاں ضرورتمندوں سے بانٹنے کا بھی پیغام دیا۔ ملک کے جوانوں کے کنبوں کی قربانی کو سلام کرتے ہوئے وزیراعظم نے دنیا میں بھارت کی بڑھتی ہوئی ساکھ کا ذکر کیا اور مشکل حالات میں پرسکون رہنے کا فن سردار پٹیل کی زندگی سے سیکھنے پر بھی زور دیا۔ پیش ہے ’من کی بات‘ کے کچھ نکات:

- لوکل سے گلوبل: آج جب ہم لوکل کے لیے ووکل ہو رہے ہیں تو دنیا بھی ہماری مصنوعات کی قائل ہو رہی ہے۔ ہماری لوکل مصنوعات میں گلوبل ہونے کی بہت بڑی طاقت ہے اور ان کے ساتھ اکثر ایک پورا منظرنامہ مربوط ہوتا ہے۔
- دنیا میں کھادی: کھادی آج فیشن کی علامت بن رہی ہے۔ میکسکو میں کھادی پہنچنے کی کہانی دلچسپ ہے۔ وہاں ایک نوجوان مارک براؤن نے مہاتما گاندھی پر ایک فلم دیکھی اور اس سے اتنا متاثر ہوا کہ بھارت آکر باپو کے آشرم گیا اور اسے احساس ہوا کہ کھادی محض ایک کپڑا نہیں بلکہ پورا طرز حیات ہے جو دیہی معیشت اور خودکفالت کے منظرنامے سے مربوط ہے۔ براؤن نے اس کے بعد میکسکو جا کر کھادی کا کام شروع کیا جو آج ’اوہا کا کھادی‘ نام سے ایک برانڈ بن گیا ہے۔
- سردار پٹیل سے سیکھیں: سردار پٹیل کا یوم پیدائش 31 اکتوبر کو منایا جاتا ہے۔ ہم نے پہلے بھی ان کے عظیم شخصیت کے کئی پہلوؤں پر تذکرہ کیا ہے۔ بہت کم لوگ ملیں گے جن کی شخصیت میں ایک ساتھ کئی عناصر موجود ہوں- سوچ کی گہرائی، اخلاقی جرأت، سیاسی بصیرت، زرعی میدان کا گہرا علم اور قومی یکجہتی کے تئیں خود کو وقف کر دینے کا جذبہ۔ باپو نے سردار پٹیل کے بارے میں کہا تھا - ان کی مزاحیہ باتیں مجھے اتنا ہنساتی تھیں کہ پیٹ میں بل پڑ جاتے تھے۔ یہ ہمارے لیے بھی سبق ہے، حالات کتنے بھی مشکل کیوں نہ ہوں، اپنے ہنسانے کے جذبے کو زندہ رکھیے۔
- یونیٹی اور ایمیونٹی: میں آپ سب سے ایک ویب سائٹ دیکھنے کا اصرار کرتا ہوں-ekbahrat.gov.in-اس میں قومی یکجہتی کی مہم کو فروغ دینے کی کوشش نظر آئے گی۔ اس کے ذریعے آپ تعاون بھی دیں۔ جیسے ہر ریاست اور تہذیب میں الگ الگ کھانا پینا ہوتا، اس سے ایک دوسرے کو واقف کرائیں۔ یونیٹی اور ایمیونٹی کو فروغ دینے کے لیے اس سے بہتر طریقہ اور کیا ہو سکتا ہے۔
- پلوامہ کی نئی شناخت: آج کشمیر کا پلوامہ پورے ملک کو پڑھانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ وادیٔ کشمیر 90 فیصد پینسل کے لیے لکڑی کی پٹی کی مانگ کو پورا کرتی ہے۔ ایک وقت ہم بیرون ملک سے پنسل کے لیے لکڑی منگواتے تھے، لیکن اب ہمارا پلوامہ اس میدان سے ملک کو خودکفیل بنا رہا ہے۔
- زراعت سے مربوط ہوتے ہوئے نوجوان: زراعت کے شعبے سے نئے امکانات پیدا ہوتے ہوئے دیکھ کر ہمارے نوجوان بھی کافی تعداد میں اس سے منسلک ہونے لگے ہیں۔ مدھیہ پردیش کے بڑوانی میں اتل پاٹیدار اپنے علاقے کے 4 ہزار کسانوں کو ڈیجیٹل طریقے سے جوڑ چکے ہیں۔ اس سے کسانوں کے گھر تک ان کی ضرورت کی چیزیں مل رہی ہیں۔
- مارکٹ کی نجات سے فائدہ: مہاراشٹر کی ایک کسان پیداوار کمپنی نے مکئی کی کھیتی کرنے والے کسانوں سے مکا خریدا، کمپنی نے قیمت کے علاوہ بونس بھی دیا۔ کسانوں کو بھی حیرت ہوئی اور کمپنی سے پوچھا تو کہا کہ بھارت سرکار نے جو زرعی قانون بنایا ہے اس سے کسان کہیں بھی فصل بیچ پا رہے ہیں اس لیے انہوں نے سوچا کہ اضافی فائدے کو کسانوں کے ساتھ بانٹنا چاہیے۔
- مہرشی والمیکی نیو انڈیا کی ترغیب: 31 اکتوبر کو والمیکی جینتی پر میں انہیں سلام کرتا ہوں۔ وہ لاکھوں کروڑوں غریبوں اور دلتوں کے لیے، بہت بڑی امید ہیں۔ مہرشی والمیکی کے اخلاق، خیالات اور اقدار آج نیو انڈیا کے ہمارے عزم کے لیے جذبہ بھی ہے اور رہنمائی بھی ہے۔

●●●●●●●●●●●

’من کی بات‘ پوری سننے کے لیے کیو آر کوڈ اسکین کریں۔

نیو انڈیا سماچار

سال:01،شمارہ:10 16 سے 30 نومبر 2020

مدیر:
کلدیپ سنگھ دھتوالیہ
پرنسپل ڈائرکٹر جنرل
پتر سوچنا کاریالیہ، نئی دلی

مشاورتی مدیر:
سنتوش کمار
ونود کمار

اسسٹنٹ مشاورتی مدیر:
وِبھور شرما

ناشر اور پرنٹر:
ستیندر پرکاش
ڈائریکٹر جنرل، بی او سی
(بیورو آف آؤٹ ریچ اینڈ کمیونکیشن)

اشاعت : جے کے آفسیٹ گرافکس پرائیویٹ لمیٹڈ، بی-278، اوکھلا انڈسٹریل ایریا، فیز-1، نئی دہلی-20

رابطہ: بیورو آف آؤٹ ریچ اینڈ کمیونکیشن، سوچنا بھون، دوسری منزل، نئی دلی-110003
ای میل:response-nis@pib.gov.in

پروفیشنل ڈیزائنر
شیام شنکر تیواری

آر۔این۔آئی نمبر
DELURD/2020/78832

اندر کے صفحوں پر...

نئے بھارت کے خوابوں کو اختراع کے پر

سرورق اسٹوری | **اٹل ٹنکرنگ لیب سے طلبا اور اٹل انکیوبیشن سینٹر سے اسٹارٹ اپ کے لیے کھل رہے ہیں ترقی کے راستے** | صفحہ 20-25

فلیگ شپ اسکیم...

اپنے گھر کا خواب ہو رہا ہے پورا۔ صفحہ 17-19

خصوصی رپورٹ...

آئین... ہندوستانیت کا صحیفہ

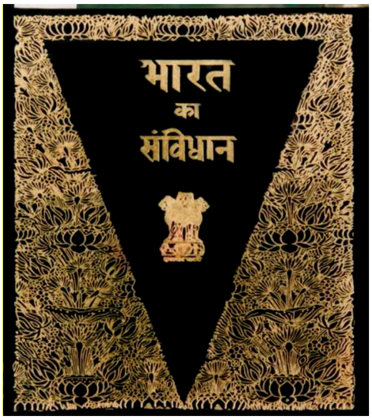

کیسے تشکیل پایا دنیا کا سب سے بڑا آئین اور اس کی اہم خاصیتیں | صفحہ 6-10

خبروں کا خلاصہ
ملک کی اہم خبریں صفحہ 4-5

بھارت کی شان ہے ترنگا
کیا ہے ترنگا کی تاریخ اور اہمیت | صفحہ 11-12

کورونا سے جنگ
90 فیصد سے زیادہ ہوئی بھارت میں ریکوری شرح | صفحہ 13

اب زراعت ہو یا دیگر میدان، 'سائنس' بن رہا ہے پل
ایم ایس ایم ای اور زراعت کو سائنس سے جوڑنے کی پہل صفحہ 26-28

سائنس کا نوبیل جیتنے والے پہلے بھارتی
کہانی بھارت رتن ڈاکٹر سی وی رمن کی | صفحہ 29

جمہور سے جمہوریت ہی نئے بھارت کا منتر
قومی یکجہتی کے دن پر وزیر اعظم کا خطاب | صفحہ 30-31

دنیا کے مستقبل کو آگے لے جانے والا بنا بھارت
بھارت پھر بنا بین الاقوامی شمسی اتحاد کا صدر | صفحہ 32-33

جموں-کشمیر، گنا-جوٹ پر بڑے فیصلے
کیبینٹ کے فیصلے | صفحہ 34-35

بدلتے ہوئے بھارت کی کہانی | صفحہ 36

...تاکہ صاف ستھری ہوا میں سانس لے سکیں ہم

آلودگی کے چیلنج سے نمٹنے کے لیے مشن موڈ میں مصروف مرکزی سرکار، فصل کی باقیات نمٹانے کے لیے خاص طریق کار اور آلودگی سے متعلق نئے قانون پر تفصیلی رپورٹ | صفحہ 26-28

مدیر کے قلم سے...

آداب۔

آپ کا پیار، محبت اور دعائیں ہمیں لگاتار مل رہی ہے۔ ’آپ کی بات‘ اب اس رسالے میں 130 کروڑ ہم وطنوں کی طرف سے ایک بلند آواز بن رہی ہے۔ جمہور میں ہی جمہوریت موجودہ حکومت کا اصل جوہر ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی اچھی حکمرانی کے منتر میں حکومت کی ایک ہی مقدس کتاب ہے - بھارت کا آئین۔ بھارت کا آئین 26 نومبر 1949 کو تشکیل دیا گیا تھا۔ سال 2015 میں پہلی مرتبہ وزیر اعظم مودی نے بابا صاحب امبیڈکر کے 125 ویں یوم پیدائش پر اس دن کو ’یوم آئین‘ کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا۔ جب یہ شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہوگا تو ملک چھٹا یوم آئین منا رہا ہوگا۔ ایسے میں ملک کا نشانہ ’ایک بھارت، شریشٹھ بھارت‘، ’آتم نربھر بھارت‘ اور ایک ’نوین بھارت‘ کی تعمیر کرنا ہے۔

نئے بھارت کی تعمیر میں سائنس ٹکنالوجی اور اختراع کا رول سب سے اہم ہے۔ اختراع کے بغیر دنیا ٹھہر جاتی ہے، آزادی کے بعد پہلی مرتبہ حکومت کی سطح پر تحقیق کو بھرپور نظریے سے آگے بڑھانے کی پہل 2016 سے شروع کی گئی۔ اسے ’اٹل انوویشن مشن‘ کا نام دیا گیا، یہ اس بار کی سرورق کہانی بنی ہے۔ آپ کو حیرت ہوگی کہ کیسے آج چھوٹے چھوٹے بچے اختراع کار بن کر دنیا کے سامنے اس کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ صنعت کاری کو فروغ دینا بھی اس انوکھے مشن کا حصہ ہے۔ اب سائنس کا ایک ایسا عظیم پل بن رہا ہے، جو ایسی بااختیار اور باصلاحیت قوم کی تعمیر کر رہا ہے جس میں مساوات بھی ہو، اور امکانات بھی ہوں۔

ایسی ہی محبت کے ساتھ آپ اپنے خیالات اور تجاویز ہمیں لکھتے رہیے۔

پتہ - بیورو آف آؤٹ رچ اینڈ کمیونکیشن،
سوچنا بھون، دوسری منزل
نئی دہلی 110003
ای - میل response-nis@pib.gov.in

कुलदीप

(کلدیپ سنگھ دھتوالیہ)

آپ کی بات...

”رسالے کے مدیر کو بہت بہت سادھوواد۔آج کے جس دور میں زیادہ تر میڈیا چاھے وہ اخبار ھوں یا ٹی وی چینل، وھاں شور زیادہ اور خبریں و معلومات کم دیکھنے اور پڑھنے کو ملتی ھیں۔اس لحاظ سے آپ کا رسالہ اپنے میں مکمل ھے۔ایک بار پھر شکریہ۔“

اشوک کمار ابرول، 1271، سیکٹر 37، فرید آباد، ھریانہ
abrol1271@gmail.com

”مجھے سرکار کے فیصلے اور اسکیموں سے متعلق کثیر لسانی رسالے کے ملنے کی بہت خوشی ہے۔ واقعات کی تصویریں، تقریر اور تصدیق شدہ اعداد و شمار کے ساتھ معلومات سے فخر محسوس کر رہا ہوں۔ یہ حکومت کے کام کرنے کی رفتار اور مقررہ وقت میں کام پورا کرنے کے عہد کی عکاسی کرتا ہے۔ رسالے کے ڈیجیٹل ایڈیشن کو بھیجنے کے لیے آپ کا شکریہ، یہ رسالہ ہمیں امتحان کی تیاری میں بھی مدد دیتا ہے۔“

jkpear186@gmail.com

”مجھے لگتا ہے کہ حکومت کی سرگرمیوں سے لوگوں کو واقف کرانے کے لیے یہ اچھی پہل ہے ورنہ جوام تک یہ صحیح طریقے سے نہیں پہنچ پاتیں۔ میری ایک تجویز فرضی خبروں سے متعلق ہے جو سوشل میڈیا میں سرکاری اسکیموں کو لے کر گھومتے ہیں۔ ان فرضی خبروں پر صحیح جانکاری دینی چاہیے، تاکہ شہریوں کو صحیح معلومات ملے۔ فرضی خبروں کو سوال جواب کے طریقے سے سرکاری کی طرف سے جواب کے ساتھ رسالے میں جگہ دی جانی چاہیے۔اس سے بہت سے اندیشوں کا ازالہ ہو جائے گا۔“

ارنب بینرجی
Arnab_banarjee
yahoo.com

”بہت ہی موثر مضامین کا انتخاب کیا گیا ہے۔اس میں میرے مطابق کچھ موضوعات ماہرین کی تخلیقات کا مجموعہ ہونا چاہیے، تاکہ قاری اور شائق معلومات حاصل کر سکیں۔“

سریش جوشی
Joshi.sureshnaidunia
gmail.com@

”نیو انڈیا سماچار کے تازہ شمارے میں اہم موضوع اور اعلانات کو شامل کیا گیا ہے، جو 12 زبانوں میں مل رہا ہے۔ یہ نہ صرف قابل تعریف ہے، بلکہ موجودہ تناظر میں بہت مفید ہے۔ یہ رسالہ جب سے میرے پاس آ رہا ہے، اس میں شائع ہر مضمون کو سنجیدگی سے پڑھتا ہوں۔ رسالے میں اسکیم یا اعلانات کے نام جہاں ہندی میں شائع کیے جاتے ہیں، اسے دو زبانوں میں شائع کریں تو اچھا رہے گا۔“

-سونو کمار
Sonuk.mum.sd@cag.gov.in

نیو انڈیا سماچار واقعی بھارت سرکار کی بہت ہی مثبت پہل ہے۔ براہ کرم مثبت پیش قدمی اور اس سے متعلق خبروں کو نہ صرف ای میل پر ڈیجیٹل پبلیکیشن بلکہ یوٹیوب، فیس بک، ٹوئیٹر، انسٹاگرام سے لوگوں تک پہنچائیں تاکہ لوگوں کے دل میں بھارت سے متعلق مثبت شبیہ قائم ہوں اور ان دنوں پرنٹ و ڈیجیٹل میڈیا میں چلائی جانے والی منفی خبروں کو دیکھنے سے بچیں۔ براہ مہربانی اس طرح کی معلومات گاؤں، قصبہ، تعلقہ میں، پرنٹ میڈیا اور ہورڈنگ سے پہنچائیں۔

گیریش آرداھیہ
garadhya@gmail.com

سرحدی ریاستوں کی سڑکیں ہورہیں مضبوط، کنکٹیویٹی کے نئے عہد کا آغاز

سرحد کی حفاظت کو چاک چوبند کرنے کی سمت لگاتار کام کرنے والی مرکزی حکومت نے کنکٹیویٹی میں ایک نئے دور کا آغاز کردیا ہے۔سڑکوں اور پلوں کا جال بچھاتے ہوئے اکتوبر میں مغربی،شمالی اور شمار مشرقی سرحدوں سے متصل سات ریاستوں میں 44 مستقل پل شروع ہوگئے ہیں۔ 30 میٹر سے لے کر 484 میٹر تک کے مختلف شکل کے 44 پلوں میں سے جموں وکشمیر میں 10 ،لداخ میں 8، ہماچل پردیش میں 2، پنجاب میں 4، اتراکھنڈ میں 8، اروناچل پردیش میں 8 اور سکم میں 4 واقع ہیں۔کاروباری اہمیت کے یہ پل سرحدی علاقوں میں شہری اورفوجی آمدورفت کو آسان بنانے کے لیے ڈیزائن کیے گیے ہیں۔

اس سال سرحدی سڑک تنظیم (بی آر او) 102 پلوں کی تعمیر کررہی ہے، جس میں سے 54 پورے ہوچکے ہیں۔فوج کے لیے خاص طور سے 60 سے زیادہ بیلی پلوں کی بھی تعمیر کی جاچکی ہے۔اس کے علاوہ اروناچل پردیش میں نیچپوسرنگ کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے، منالی کو لاہول اسپیتی وادی سے پورے سال مربوط کرنے والی دنیا کی سب سے لمبی شاہ راہ سرنگ اٹل ٹنل کو حال ہی میں شروع کیا گیا ہے۔سرحدی علاقے میں پروجیکٹوں کی ترجیح سے فوج کے لیے ٹرانسپورٹ اور رسد کی رسائی بے حد آسان ہوگی۔اب ایشیا کی سب سے لمبی سرنگ سڑک یعنی جوجیلا سرنگ کے لیے کام شروع کردیا گیا ہے۔اس سرنگ کے بننے کے بعد سری نگر، دراس، کرگل اور لیہ علاقے سبھی موسم میں آپس میں مربوط رہیں گے۔ اس سرنگ کی تعمیر 3 ہزار میٹر کی اونچائی پر جوجیلا درے کے نیچے کی جائے گی۔اس کی تعمیر سے ان علاقوں میں 3 گھنٹے میں طے ہونے والا فاصلہ محض 15 منٹ میں طے ہوگا۔تقریباً 7 ہزار کروڑ روپے کے اس پروجیکٹ سے ملک کی دفاعی حکمت عملی اور مضبوط ہوگی۔جدید تکنیک اور دفاع کے ذرائع سے لیس اس جوجیلا سرنگ سڑک کی لمبائی تقریباً 33 کلومیٹر ہوگی جس میں 14 کلومیٹر سرنگ ہوگی۔سرنگ کو 6 سال میں اور رابطہ سڑک کو ڈھائی سال میں پورا کرنے کا نشانہ رکھا گیا ہے۔سرحدی علاقے کی سرکار کی ترجیحات میں اس طرح شامل ہے، اس کی مثال ہے کہ بی آر او کا بجٹ 2008 سے 2016 کے مقابلے اب قریب چار گنا بڑھ کر 11 ہزار کروڑ سے زیادہ کا ہوگیا ہے۔

اب صاف پانی کے لیے بڑھا قدم، لیب آن وہیلز گھروں میں کرے گی جانچ

سب کو پانی کی سہولت ہی نہیں، صاف پانی لگاتار ملے، اس سمت مرکزی حکومت جل جیون مشن کے ذریعے 2024 تک ہر گھر میں نل کنکشن پہنچارہی ہے۔لوگوں کو پینے کا صاف پانی ملے اس کے لیے پانی کی کوالیٹی کی جانچ بھی وقتاً فوقتاً ضروری ہوتی ہے۔ایسے میں مرکزی حکومت کے مشن کو آگے بڑھاتے ہوئے ہریانہ سرکار نے ایک انوکھی پہل کی ہے۔'لیب آن وہیلز' یعنی چلتی پھرتی پانی کی جانچ کی لیباریٹری والی وین دیہی علاقوں میں پینے کے پانی کے کوالیٹی کے مسئلے کی فوری پہچان کرنے میں مدد ملے گی۔

’سویگی‘ کے ذریعے سامان فروخت کرسکیں گے خوانچہ فروش

پردھان منتری سوندھی اسکیم اورخوانچہ فروشوں کوعزت سے تجارت کرنے کا پلیٹ فارم تو فراہم کر ہی رہی ہے، اب ڈیجیٹل دور میں مرکزی حکومت نے ان کومصنوعات کوفروخت کرنے کے لیے آن لائن فوڈ ڈلوری پلیٹ فارم ’سویگی‘ سے معاہدہ کیا ہے۔اس کا مقصد 50 لاکھ سے زیادہ خوانچہ فروشوں کوایک آن لائن پلیٹ فارم مہیا کرانا ہے، تاکہ انہیں بڑی تعداد میں صارفین سے جڑنے کا موقع ملے۔ اس سے ان کی آمدنی کے لیے بڑا راستہ ہموار ہوگا۔فی الحال اسے ابتدائی پروجیکٹ کے طور پر احمد آباد، چنئی، دلی، اندور اور وارانسی سے شروع کیا گیا ہے۔

چمڑا صنعت: ایپ سے روزگار کی پہل

ہنرمندی کے فروغ اور چھوٹی صنعتوں کی وزارت کے تحت چمڑے کے شعبے میں ہنرمندی کی کونسل نے بھی عمدہ کوالیٹی کے لیے اسکیل انڈیا ایپ کی شروعات کی ہے۔ہنرمندی کے فروغ کے مشن کے تحت شروع کیے گیے اس ایپ کا استعمال چمڑے کی صنعت سے وابستہ آجرین اور ملازمین دونوں ہی کرسکیں گے۔اس ایپ سے ملازمین کو روزگار کے ساتھ ساتھ ای-لرننگ کے ذریعے چمڑے کے کاریگری کے نئے ہنر بھی سیکھنے کوملیں گے۔اس ایپ سے مصنوعاتوں کا جائزہ بھی لیا جاسکے گا۔

گاؤں کی ترقی کا ذریعہ بنی روزگار مہم

غریب کلیان روزگار اسکیم گاؤں اورمزدوروں کوخودکفیل بنانے کی سمت میں اہم قدم ثابت ہورہا ہے۔کورونا عالمی وبا کے دور میں شہر سے گاؤں واپس آنے والے مزدوروں کو اپنے گھر کے پاس ہی روزگار مہیا کرانے کی پہل کے تحت چھ ریاستوں کے 116 اضلاع میں شروع کی گئی مہم لوگوں کی گزر بسر کا اہم ذریعہ بنا ہے۔اس میں 15 اکتوبر تک 33 کروڑ کام کے دن پیدا کرتے ہوئے 33 ہزار کروڑ سے زیادہ کی رقم خرچ کی جاچکی ہے۔اس میں 12 وزارتوں اوراس سے متعلق محکموں کے کام ہورہے ہیں۔اس مہم سے لوگوں کو نہ صرف روزگار فراہم ہوا ہے، بلکہ گاؤں میں بھی بنیادی ڈھانچے کی توسیع بھی ہوئی ہے۔ روزگار مہم کے 16ویں ہفتے تک کی تصویر دیکھیں تو اس میں ابھی تک 31.4 لاکھ دیہی گھر، پانی کے تحفظ کے 37.1 لاکھ ذخائر، 38 ہزار سے زیادہ مویشیوں کے شیڈ، 26 ہزار سے زیادہ تالاب، 8.1 لاکھ کمیونٹی صفائی ستھرائی کامپلیکس، 2 ہزار سے زیادہ گرام پنچایتوں میں انٹرنیٹ کنیکٹیویٹی مہیا کرانے، 22 ہزار سے زیادہ ٹھوس مائع کچرا بندوبست، 74 ہزار سے زیادہ ہیکٹیئر میں کیمپا فنڈ کے تحت شجر کاری اور زراعی سائنسی مرکزوں کے وسیلے سے 65 ہزار سے زیادہ لوگوں کو ہنرمندی کی تربیت دی گئی۔

اب تک 31 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں انٹرویو کی لازمیت ختم

بھارت میں اب تک 23 ریاستوں اور مرکز کے زیرانتظام 8 ریاستوں میں سرکاری ملازمت کے لیے انٹرویو کی لازمیت ختم ہوگئی ہے۔انٹرویو میں ہونے والی گڑبڑی کے امکانات کو دیکھتے ہوئے وزیراعظم نریندر مودی نے لال قلعے سے 2015 میں اعلان کیا تھا کہ ملازمت کے لیے انتخاب مکمل طور پر تحریری امتحان کی بنیاد پر ہو۔اس تجویز کے بعد محنت کی وزارت نے فوری عمل کرتے ہوئے 2016 کے بعد سے مرکزی حکومت کے گروپ بی (نان-گیزیٹڈ) اور گروپ سی کے عہدوں کے لیے انٹرویو کی لازمیت ختم کردی تھی۔اسی سلسلے میں ریاستوں کو بھی شامل کرنے کا کام جاری ہے۔

چھٹے یوم آئین پر خاص

ہندوستانیت کا صحیفہ

تقریباًہر ایک قوم اپنی آزادی کے بعد اپنا آئین تشکیل دیتی ہے، لیکن بھارت ایک انوکھی مثال ہے، جس نے اپنے آئین کی تشکیل آزادی سے پہلے ہی شروع کر دی تھی۔ 2 سال 11 مہینے اور 18 دن کی محنت کے بعد تیار کیے گیے آئین کو 26 نومبر 1949 کو منظور کیا گیا تھا۔ سال 2015 سے اسے پہلی بار یوم آئین کی شکل میں منانے کا آغاز ہوا

ہر سال 15 اگست کو ہم یومِ آزادی مناتے ہیں اور ہندوستان کے آئین کو نافذ کئے جانے کی سالگرہ پر 26 جنوری کو یومِ جمہوریہ۔ لیکن 26 نومبر کو ہمارا آئین منظور کیا گیا تھا۔ تاریخ کے اوراق کے بیچ کہیں دبی رہ گئی، اِس تاریخ کو سب سے پہلے سال 2015ء میں وزیر اعظم نریندر مودی نے یاد کیا۔ اسی دن سے ملک میں ہر سال 26 نومبر کو یومِ آئین منانے کی شروعات کی گئی۔ مقصد بہت چھوٹا سا اور صرف یہ کہ حال کے ساتھ مستقبل میں ملک، جس نسل کے ہاتھ میں ہو، وہ ہمارے آئین کو جانیں، سمجھیں، اِس سے سبق لے اور نئے بھارت کی تعمیر میں اپنا تعاون دے۔

حالانکہ اِس سے پہلے سال 2009ء میں گجرات میں 26 نومبر کو یومِ آئین کے طور پر منانے کا آغاز، اُس وقت وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے نریندر مودی نے ہی کیا تھا۔ لیکن وزیر اعظم بننے کے بعد انہوں نے سال، 2015ء میں ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی 125 ویں سالگرہ کے سال کے موقع پر پورے ملک میں 26 نومبر کو مخصوص دن کی طرح منانے کا آغاز کیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے الفاظ میں " 26 نومبر کو اجاگر کرکے، 26 جنوری کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش نہیں ہے۔ 26 جنوری کی، جو طاقت ہے، وہ 26 نومبر میں ہی مضمر ہے۔ آئین کی اہمیت بتاتے ہوئے، 26 نومبر، 2015ء کو لوک سبھا میں اپنی تقریر میں وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ " حکومت کا ایک ہی مذہب ہوتا ہے ہندوستان اوّل۔ حکومت کا ایک ہی مذہبی صحیفہ ہوتا ہے - ہندوستان کا آئین۔ ملک آئین سے ہی چلے گا۔ آئین سے ہی چلنا چاہیئے اور آئین کی طاقت سے ہی ملک کو طاقت مل سکتی ہے۔ اِس میں کسی بھی قسم کے شک وشبہ کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ ہندوستان بنیادی طور پر، جن اصولوں اقدار سے پلا بڑھا ہے، وہ ہماری ایک طاقت ہے۔ وہ ہماری ایک باطنی قوت ہے اور اسی لئے ہمیں کبھی ہمارے ملک کی، جو باطنی توانائی ہے، اُس کو کم آنکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہزاروں سال کی تپسیا سے اندرونی توانائی تیار ہوئی ہے۔ وہی ملک کو بھی رفتار دیتی ہے، سماج کو بھی رفتار دیتی ہے اور مشکلات سے ابھرنے کی طاقت بھی دیتی ہے۔

11 اکتوبر، 2015ء کو ممبئی میں منعقد پروگرام میں، اِسی اسٹیج سے وزیر اعظم نریندر مودی نے پہلی مرتبہ 26 نومبر کو یومِ آئین منانے کا اعلان کیا تھا۔

26 نومبر کو منظور کیا گیا تو 26 جنوری کو نافذ کیوں ہوا...

آئین ساز مجلس کی مسودہ تیار کرنے والی کمیٹی نے 26 نومبر، 1949ء کے دن آئین کو منظور کر لیا۔ اس کی کچھ دفعات، اُسی دن سے نافذ ہو گئیں لیکن مکمل طور سے آئین کو 26 جنوری، 1950ء سے نافذ کیا گیا۔ اسی دن ہم لوگ ہر سال یومِ جمہوریہ مناتے ہیں۔ دراصل، 26 جنوری، 1930ء کو کانگریس نے پہلا یومِ آزادی منایا تھا۔ اس لئے آئین کو مکمل طور پر 26 جنوری، 1950ء سے نافذ کیا گیا۔

آئین ساز مجلس کی مختلف کمیٹیوں کے صدور

- عملی اصول وضوابط کی تعمیل سے متعلق کمیٹی، انعقادی کمیٹی، مالی عملے کی کمیٹی، قومی پرچم سے متعلق ضابطوں کی کمیٹی

ڈاکٹر راجندر پرساد

- اسناد سے متعلق کمیٹی

اَلادی کرشنا سوامی ایّر

- ہاؤسنگ سے متعلق کمیٹی

بی پٹّابھی سیتا رمیّہ

- ریاستوں سے متعلق کمیٹی، وفاقی اختیارات سے متعلق کمیٹی، وفاقی آئین سے متعلق کمیٹی

جواہر لال نہرو

- کارروائی چلانے سے متعلق کمیٹی

کے ایم منشی

- کام کاج سے متعلق کمیٹی

جی وی ماولنکر

- بنیادی حقوق، اقلیتوں

ایسے تیار ہوا دنیا کا سب سے بڑا آئین

سال 1895

سب سے پہلے سال 1895ء میں بال گنگادھر تلک کے ذریعے ہندوستان کا آئین ہندوستانیوں کے ذریعے بنائے جانے کا مطالبہ کیا گیا لیکن انگریزوں نے اِسے مسترد کردیا۔

سال 1922

سال 1922ء میں بابائے قوم مہاتما گاندھی نے مطالبہ کیا کہ ہندوستان کی سیاسی قسمت ہندوستانی لوگ خود بنائیں گے۔ 1924ء میں پنڈت موتی لال نہرو نے بھی آئین ساز مجلس کی تشکیل کا پھر مطالبہ کیا لیکن انگریزوں نے اِس سے پھر انکار کردیا۔

سال 1939

1939ء میں کانگریس کے اجلاس میں ایک تجویز کو منظوری دی گئی، جس میں کہا گیا کہ آزاد ملک کے آئین کی تشکیل کیلئے آئین ساز مجلس ہی ایک واحد طریقہ ہے اور اس لئے 1940ء میں برطانوی حکومت نے، اس مطالبے کو مان لیا کہ ہندوستان کا آئین، ہندوستان کے لوگوں کے ذریعے ہی بنایا جائے۔

سال 1942

1942ء میں کرپس کمیشن نے اپنی رپورٹ پیش کی، جس میں کہا گیا کہ ہندوستان میں منتخب آئین ساز مجلس کی تشکیل کی جائے گی، جو ہندوستان کا آئین تیار کرے گی۔

سال 1946

9 دسمبر، 1946ء کو مجلس آئین سچیدانند سنہا کی صدارت میں پہلی مرتبہ تشکیل دی گئی تھی لیکن مسلم لیگ نے الگ پاکستان بنانے کے مطالبے کو لے کر، اس میٹنگ کا بائیکاٹ کیا۔

11 دسمبر، 1946ء کو ہوئی آئین ساز مجلس کی میٹنگ میں ڈاکٹر راجندر پرساد کو آئین ساز مجلس کا صدر چنا گیا اور وہ آئین تیار ہونے تک اِسی عہدے پر فائز رہے۔

سال 1947

29 اگست، 1947ء کو آزاد ہندوستان میں مجلسِ آئین کے ذریعہ آئین تیار کرنے کی کمیٹی تشکیل دی گئی، جس کا صدر پورے اتفاق رائے سے ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کو بنایا گیا۔ آئین ساز مجلس کے تحت کل 16 کمیٹیاں بنائی گئیں۔ آزادی سے پہلے کی آئین ساز مجلس میں 389 ارکان تھے۔ لیکن پاکستان کے الگ ہونے کے بعد اس میں صوبہ وار 229 اور ریاستوں کے 70 نمائندے شامل ہوئے۔

- مجلسِ آئین کے کل 11 اجلاس ہوئے۔ مجلس آئین کا 11 واں اجلاس 14 تا 26 نومبر 1949ء میں منعقد کیا گیا تھا۔ 24 جنوری، 1950ء کو 284 ارکان نے اِس پر دستخط کئے۔
- ہندوستانی آئین دنیا میں سب سے طویل آئین ہے۔ اپنی موجودہ شکل میں، اس میں ایک تمہید، 22 باب، 448 دفعات اور 12 ذیلی دفعات ہیں۔ آئین کی تیاری پر کل 64 لاکھ روپئے کا خرچ آیا تھا۔
- یہ دنیا کے کسی بھی ملک کا واحد ایسا آئین ہے، جسے ہاتھ سے لکھا گیا ہے۔ ہندوستانی آئین کے انگریزی اور ہندی کے دونوں ایڈیشن دلّی کے رہنے والے پریم بہاری نارائن رائے زادہ نے اِٹیلک طرز میں تحریر کئے۔ رائے زادہ نے، اس کے لئے کوئی پیسہ نہیں لیا بلکہ آئین کے ہر صفحہ پر اپنا اور آخری صفحہ پر اپنے دادا جی کا نام لکھنے کی شرط رکھی۔
- شانتی نکیتن کے فن کاروں نے، اس کے ہر صفحہ کو خوبصورت تصاویر سے سجایا۔ پارلیمنٹ میں آج بھی یہ اصل کاپی نائٹروجن گیس سے بھرے چیمبر میں رکھی گئی ہے۔
- آئین کی پہلی 1000 جلدیں دہرہ دون میں واقع پریس میں لیتھوگرافی پرنٹنگ کے ذریعے شائع کی گئی تھیں۔
- جب آئین تیار ہوا، اُس وقت دنیا کے کئی دوسروں حصوں میں خواتین کو بنیادی حقوق بھی حاصل نہیں تھے لیکن ہندوستان کی آئین ساز مجلس میں 15 خواتین کو بھی شامل کیا گیا تھا۔ ان میں سروجنی نائیڈو، راج کماری امرت کور، ہنس بین جیوراج مہتا، سُچیتا کرپلانی، اینی ماسکارین، وجے لکشمی پنڈت، رینوکا رے، پورنیما بنرجی، مالتی چودھری، لیلا رائے، کملا چودھری، بیگم اعزاز رسول، دکشی رانی، امّو سوامی ناتھن، ویلایُدھ اور دُرگا بائی دیش مکھ شامل تھیں۔

سال 1950ء میں لئے گئے اِس فوٹو گراف میں مجلسِ آئین کے سبھی نمائندگان ہیں۔

- وقبائلی اور ممنوعی علاقوں سے متعلق صلاح کا کمیٹی
  ولبھ بھائی پٹیل
- بنیادی حقوق سے متعلق ذیلی کمیٹی
  جے بی کرپلانی
- شمال مشرقی سرحدی قبائلی علاقوں اور آسام کی ممنوعہ اور نیم ممنوعہ علاقوں سے متعلق ذیلی کمیٹی
  گوپی ناتھ باردولوئی
- ممنوعہ اور نیم ممنوعہ علاقوں (آسام کے علاقوں کو چھوڑ کر) سے متعلق ذیلی کمیٹی
  اے وی ٹھکّر
- فارمیٹ کمیٹی
  ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر

خصوصیات، جو اسے دوسروں سے ممتاز بناتی ہیں...

کئی ملکوں کے آئین کی ملی جلی شکل: ہندوستان کا آئین تیار کرنے سے پہلے 60 ملکوں کے آئین کا مطالعہ کیا گیا۔ اس لئے اِن ملکوں کے آئین میں شامل خصوصی باتوں کو ہمارے آئین میں شامل کیا گیا۔ مثال کے طور پر تمہید کو امریکہ سے لیا گیا۔ دونوں کا آغاز "وی دا پیپل" سے ہوتا ہے۔ پنچ سالہ منصوبہ سوویت روس، آزادی اور برابری کے الفاظ فرانس، سپریم کورٹ کے اختیارات جاپان، تجارت و کامرس کے اصول آسٹریلیا سے لئے گئے ہیں۔ شہریوں کو دیئے گئے بنیادی حقوق امریکی آئین سے لئے گئے ہیں۔

لچک دار اور سخت

ہندوستانی آئین کئی جگہ بہت لچک دار ہے تو کئی جگہ بہت سخت۔ اس میں موجود کئی دفعات ایسی ہیں، جنھیں پارلیمنٹ بہت معمولی اکثریت سے تبدیل کر سکتی ہے۔ کئی دفعات میں ترمیم کے لئے دو تہائی ارکان کی رضامندی ضروری ہے تو کچھ جگہ تبدیلی کے لئے آدھی ریاستی حکومتوں کے اتفاقِ رائے کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہندوستان میں وفاق

آئین میں وفاق / مرکز ریاستی حکومتوں کے درمیان اقتدار کے بٹوارے کا بندوبست ہے۔ یہ وفاق کی دیگر خصوصیات جیسے آئین کی سختی تحریری آئین، دو ایوانوں والی اسمبلی، آزاد عدلیہ اور آئین کی بالا دستی کو بھی پورا کرتا ہے۔ اس لئے ہندوستان ایک وفاقی ملک ہے۔

یکساں شہریت

ہندوستان کا آئین ملک کے ہر ایک شخص کو یکساں شہریت عطا کرتا ہے۔ ہندوستان میں کوئی بھی ریاست کسی دوسری ریاست کے شہری ہونے کی بنیاد پر بھید بھاؤ نہیں کر سکتا۔ اس کے علاوہ، ہندوستان میں کسی بھی شخص کو ملک کے کسی بھی حصے میں جانے اور ہندوستان کی سرحد کے اندر کہیں بھی رہنے کا حق ہے۔

ریاستی پالیسی کے رہنما اصول

آئین کے باب IV (دفعہ 36 سے 50) میں ریاستی پالیسی کے ہدایتی اصولوں کے بارے میں بات کی گئی ہے۔ انھیں عدالت میں چنوتی نہیں دی جا سکتی ہے، یہ موٹے طور پر سماج وادی، گاندھی وادی اور بے لوث ذہانت پر مشتمل ہے۔

بنیادی فرائض

انہیں 42ویں آئینی ترمیمی بل (1976) کے ذریعے آئین میں شامل کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لئے ایک نیا حصہ، باب IV اے بنایا گیا اور دفعہ 51- اے کے تحت 10 فرائض شامل کئے گئے۔ یہ شہریوں کو اِس بات کی یاد دلاتا ہے کہ حقوق کا استعمال کرنے کے دوران، انہیں اپنے فرائض بھی ادا کرنے چاہئیں۔ اس کے علاوہ، ایمرجنسی، بالغانہ حقِ رائے دہی، پارلیمنٹ کا طریقۂ کار اور عدلیہ سے متعلق خصوصیات بھی ہمارے آئین میں شامل ہیں۔

آئینی ترمیمات

ہندوستانی آئین، جب تیار کیا گیا تو اس بات کا خاص دھیان رکھا گیا کہ بدلتے وقت کی ضرورتوں اور حالات کو دھیان میں رکھتے ہوئے اسمبلی یعنی پارلیمنٹ اس میں ترمیم کر سکے۔ آئین کا آخری مسودہ تیار ہونے سے پہلے، اِس میں 2000 سے زیادہ ترمیمات کی گئی تھیں۔ 26 جنوری، 1950ء کو نافذ ہونے کے بعد ہندوستانی آئین میں اب تک 104 ترمیمات ہو چکی ہیں۔ کل 126 مرتبہ آئین میں ترمیم کے بل پارلیمنٹ میں پیش کئے گئے۔ 42ویں آئینی ترمیم کے ذریعے آئین کی تمہید میں "سماج وادی"، "سیکولر" اور "اتحاد و سالمیت" کے الفاظ جوڑے گئے تھے۔ اشیاء اور خدمات ٹیکس (جی ایس ٹی) بل 103 ویں ترمیم تھی۔ 104 ویں ترمیم جنوری، 2020ء میں کی گئی۔

شہری ہوں یا ناظم، آئین کے جذبے کے مطابق آگے بڑھیں: پی ایم

سال 2015ء سے ہندوستان میں یومِ آئین منانے کی شروعات کی گئی۔ تب سے لے کر اب تک الگ الگ مواقع پر وزیر اعظم نریندر مودی نے آئین کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے شہریوں اور ناظموں کو اپنے اختیارات کے ساتھ فرائض انجام دینے کی تئیں ذمہ دار بنانے پر زور دیا ہے۔ وزیر اعظم مودی کی تقریر کے منتخبہ اقتباسات...

- **اس لئے یومِ آئین کی شروعات:** ہندوستان تنوع سے مالا مال ملک ہے۔ ہم سب کو باندھنے کی طاقت آئین میں ہے۔ خاص طور سے سیمینار ہو، بحث و مباحثہ ہو، مقابلہ ہو، ہر نسل کے لوگ آئین سے متعلق سوچیں، سمجھیں، تبادلۂ خیال کریں۔ ایک مسلسل بحث و مباحثہ چلتا رہنا چاہیئے اور اس لئے ایک چھوٹی سی کوشش کا آغاز ہو رہا ہے۔
- **قانونی نہیں، سماجی دستاویز:** اس آئین کے تعلق سے کبھی کبھی ہم لوگوں کو لگتا ہے کہ یہ ایک ایسی دستاویز ہے، جس میں دفعات ہیں۔ جن دفعات سے ہمیں کیا کرنا، کیا نہیں کرنا، اُس کا راستہ تلاش کرنا ہے۔ حکومت کیسے چلانی ہے، کیسے ضابطے ہیں، پارلیمنٹ کیسے چلانی ہے، کیا کرنا ہے، گرانوِل آسٹن نے ہندوستان کے آئین کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا ”یہ ایک سماجی دستاویز ہے۔“
- **ذمہ داری کو سمجھیں:** کبھی سیاسی حالات ہم پر حاوی ہو جاتے ہیں، کبھی کبھار فائدہ لینے کا ارادہ حاوی ہو جاتا ہے اور اسی کی وجہ سے ہم مسائل کو سیاسی نقطۂ نظر سے جوڑتے ہیں۔ آئین کی مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں کی اونچائی ہم سوچیں، ہم اُن سے تحریک حاصل کریں۔ کیا دباؤ نہیں آئے ہوں گے، کیا زور نہیں دیا گیا ہوگا، لیکن اتفاقِ رائے سے ایک دستاویز تیار ہوئی، جو آج بھی ہمیں تحریک دیتی رہتی ہے۔
- **ذمہ داری کا احساس ہو:** ڈاکٹر رادھا کرشن جی نے 14 اگست کو کہا ”اگلی صبح سے آج رات کے بعد ہم انگریزوں کو الزام نہیں دے سکتے، ہم جو کچھ بھی کریں گے، اُس کے لئے ہم خود ذمہ دار ہوں گے۔ آزاد بھارت کو، اُس طریقے سے آنکا جائے گا۔“ یہ 1 دسمبر، 2015ء کی تقریر نہیں ہے، یہ 14 اگست، 1947ء کو ڈاکٹر رادھا کرشن جی دیکھ رہے تھے کہ کیسے کیسے مسائل سے ہمیں گزرنا ہے۔
- **آئین کے جذبے کے ساتھ جڑیں:** چالاک لوگ آئین کو ہی بنیاد بنا کر اختیارات کا بے جا استعمال کرنے کی حد تک بھی کبھی کبھی حدود پار کر دیتے ہیں۔ اس سے ایک افرا تفری پیدا ہوتی ہے اور بابا صاحب افراتفری کی بھی بات کرتے تھے۔ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے، شہری ہو، حکمرانی کا بندوبست ہو، حکومت ہو، حکومتی نظام کے الگ الگ حصے ہوں۔ ہر ایک کے درمیان تال میل قائم کرنے کا اگر سب سے بڑا کوئی وسیلہ ہے تو وہ ہمارا آئین ہے۔
- **آئین کی وسعت:** سبھی کے لئے برابری اور سبھی کے تئیں رواداری ہمارے آئین کی پہچان ہے۔ یہ ہر شہری، چاہے غریب ہو یا دَلت، پچھڑا ہو یا محروم، قبائلی، خواتین، سبھی کے بنیادی حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔ ان کے مفادات کو محفوظ بناتا ہے۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم آئین پر، اُس کی روح کے مطابق عمل کریں۔ شہری ہو یا ناظم، آئین کے جذبے کے مطابق آگے بڑھیں۔
- **فرائض کے جذبے کی ترغیب:** عوام کے ساتھ بات چیت کرتے وقت فرائض کی بات کرنا ہم نہ بھولیں۔ ہمارا آئین، ہم بھارت کے لوگ سے شروع ہوتا ہے ......وی دا پیپل آف انڈیا......ہم بھارت کے لوگ ہی اس کی طاقت ہیں۔ میں جو کچھ ہوں وہ سماج کے لئے ہوں، ملک کے لئے ہوں، یہ فرض کی ادائیگی کا جذبہ ہماری بنیاد ہے۔●

سال 2010ء میں 60 سال پورے ہونے پر، اُس وقت کے وزیر اعلیٰ نریندر مودی نے ہاتھی پر آئین کی تصویر رکھ کر شوبھا یاترا نکالی۔ اس یاترا میں وزیر اعلیٰ خود ہاتھی کے آگے پیدل چلے تھے۔

> ہمارے لئے یہ ناگزیر ہوگا کہ ہم ہندوستانی مسلم، عیسائی، یہودی، پارسی اور دیگر سبھی، جن کے لئے ہندوستان ایک گھر ہے، ایک ہی پرچم کو تسلیم کریں، اِس کے لئے مر مٹیں۔
>
> –بابائے قوم مہاتما گاندھی

بھارت کی شان ہے ترنگا بھارت کی پہچان ہے ترنگا

پورے ملک میں ایک قانون اور ایک نشان قائم ہو چکا ہے، آئیے جانتے ہیں قومی پرچم–ترنگا کی تاریخ اور اہمیت کے بارے میں، جو ہر ہندوستانی کے جسم میں نئی توانائی بھر دیتا ہے

قومی پرچم ترنگا۔ تین رنگوں سے سجا ہوا یہ قومی پرچم صرف ایک جھنڈا نہیں، ہندوستان کی آن، بان اور شان ہے۔ یہ 130 کروڑ سے زیادہ ہندوستانیوں کی امیدوں، خواہشات، ہمت بہادری، فخر کے ساتھ ساتھ سچ، امن، مقدس اور خوشحالی کی علامت بھی ہے۔ پچھلی سات دہائیوں سے، اِس ترنگے کے لئے کئی فوجیوں نے اپنی زندگی کی قربانی دی ہے۔ ہر آزاد ملک کا ایک پرچم ہوتا ہے، جو صرف ایک پہچان نہیں بلکہ اُس کے آزاد ہونے کا گواہ بھی ہوتا ہے۔ اگر اِسے بابائے قوم باپو کے الفاظ میں کہیں، تو کسی بھی ملک کے لئے قومی پرچم ایک طرح کی پوجا ہے، جسے مٹانا گناہ ہوگا۔ امریکی شہریوں کے لئے پرچم پر بنے ستارے اور پٹیوں کا مطلب، اُن کی دنیا ہے۔ اسلام مذہب میں ستارے اور آدھے چاند کا ہونا انتہائی بہادری پر زور دیتا ہے۔

ملک، جب 26 نومبر کو چھٹا یومِ آئین منا رہا ہے تو ترنگے کی اہمیت کا ذکر فطری ہو جاتا ہے۔ جسے موجودہ صورت میں آزادی کے کچھ دن پہلے 22 جولائی، 1947ء کو مجلسِ آئین کی بیٹھک میں اتفاق رائے سے منظور کیا گیا تھا۔ اسے 15 اگست، 1947ء اور 26 جنوری، 1950ء کے بیچ بھارت کے قومی پرچم کے طور پر اپنایا گیا اور پھر ہندوستانی جمہوریت نے اِسے اپنایا۔ اُسی وقت ترنگے کی اہمیت کو بھی مجلسِ آئین نے تفصیل سے بتایا تھا۔

اِس جھنڈے کے تینوں رنگوں اور اشوک چکر کے بارے میں تب ڈاکٹر ایس رادھا کرشن نے کہا تھا:

زعفرانی رنگ: بھگوا یا زعفرانی رنگ قربانی یا بے لوث جذبے کی علامت ہے۔ ہمارے قائدین کو مادی تعیش سے بے نیاز اور اپنے فرائض کے تئیں وقف ہونا چاہئے۔

سفید رنگ: پرچم کے درمیان سفید رنگ ہمیں سچائی کے راستے پر چلنے اور اچھے کردار کی تحریک دیتا ہے۔

ہرا رنگ: ہرا رنگ مٹی اور نباتات کے ساتھ ہمارے تعلق کو اجاگر کرتا ہے، جن پر سبھی جانداروں کی زندگی کا انحصار ہے۔

اشوک چکر: سفید رنگ کے درمیان میں اشوک چکر مذہب کی علامت ہے۔ اس پرچم کے تلے حکمرانی کرنے والے لوگوں کو سچ، مذہب یا اخلاقیات کے اصولوں پر عمل کرنا چاہئے۔ دائرہ ترقی کی علامت ہے، مسلسل جاری رہنے کی علامت ہے۔ چلنا ہی زندگی ہے۔ بھارت کو تبدیلی کو نظر انداز نہیں کرنا ہے، البتہ آگے ہی بڑھنا ہے۔

ترنگے کی تاریخ

ترنگا صرف ایک پرچم نہیں بلکہ کثرت میں وحدت کے ساتھ بھائی چارے، نظم و ضبط کے ساتھ زندگی اور ملک کے لئے خود کو قربان کرنے کا پیغام بھی دیتا ہے۔

1906 میں بھارت کا غیر رسمی پرچم

پہلا قومی پرچم 7 اگست، 1906ء کو پارسی باغان چوک (گرین پارک) کلکتہ (اب کولکاتہ) میں لہرایا گیا۔

1907ء میں بھیکا جی کاما کے ذریعے لہرایا گیا پرچم

میڈم کاما نے 1907ء میں پیرس اور برلن میں، اِسے لہرایا۔ پٹی پر کمل لیا گیا، جب کہ سات ستارے سپت رِشی کی عکاسی کرتے ہیں۔

1917ء میں تحریک کے دوران لہرایا گیا پرچم

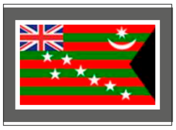

سال 1917ء میں ڈاکٹر اینی بیسنٹ اور لوک مانیہ تلک نے، اِسے تحریک کے دوران لہرایا۔ اس میں پانچ سرخ اور چار سبز افقی پٹیاں تھیں۔

1921ء کانگریس کی میٹنگ میں لہرایا گیا پرچم

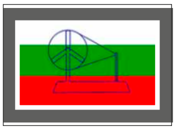

پنگلی وینکیا کا تیار پرچم سال 1921ء میں وِجے واڑہ میں اپنایا گیا۔ ہندوستان کے قومی پرچم کا تصور آندھرا پردیش کے مچھلی پٹنم کے رہنے والے پنگلی وینکیا نند نے دیا تھا۔ مہاتما گاندھی نے قومی پرچم تیار کرنے کی ذمہ داری پنگلی وینکیا کو دی تھی۔ اس جھنڈے میں لال رنگ کو ہندو اور ہرے رنگ کو مسلم سماج کی علامت مانا گیا تھا۔ مہاتما گاندھی نے لالہ ہنس راج کی صلاح پر اس جھنڈے میں درمیان میں سفید پٹی اور اُس پر چرخہ جوڑنے کی صلاح دی تھی۔

1931ء میں آزادی کی تحریک کی پہچان بنا پرچم

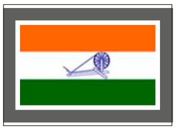

سال 1931ء میں، اِس پرچم میں بدلاؤ کئے گئے۔ سرخ رنگ کی جگہ زعفرانی رنگ کو رکھا گیا۔ زعفرانی رنگ کو اوپر، سفید کو درمیان میں اور سبز رنگ کو نیچے جگہ دی گئی۔

ہندوستان کا موجودہ ترنگا پرچم

22 جولائی، 1947ء کو مجلسِ آئین نے موجودہ رنگ روپ والے ترنگے کو منظوری دی۔ اس میں چرخے کی جگہ 24 تیلیوں والے اشوک چکر کو جگہ دی گئی۔

کھادی کا جھنڈا: جھنڈے کے اصول وضوابط میں طے کیا گیا تھا کہ کھادی کے اِس جھنڈے کا استعمال صرف یومِ آزادی اور یومِ جمہوریہ پر ہوگا لیکن 2002ء میں سپریم کورٹ میں ایک معاملہ گیا۔ اس پر کورٹ نے دیگر مواقع پر بھی جھنڈے کے استعمال کی اجازت دی اور جھنڈے کے ضابطۂ اخلاق کے مقام پر 26 جنوری، 2002ء سے "ہندوستانی پرچم ضابطۂ اخلاق 2002 مرتب کیا گیا۔ اس ضابطے میں طے کئے گئے قانون اور شرطوں پر عمل درآمد کرتے ہوئے کوئی بھی عام شہری قومی پرچم لہرا سکتا ہے۔

زعفرانی، سفید اور ہرے رنگ کو اپنے میں سمیٹے ہوئے یہ مقدس پرچم ملک کے فخر کی علامت ہے۔ اس کے بیچ میں موجود اشوک چکر ترقی کی علامت ہے۔ ترنگے کی تعظیم وتوقیر کی حفاظت کے لئے جوان سے لے کر کسان تک، کھلاڑی سے لے کر سائنسداں تک سبھی اپنی جان کی بازی لگا دیتے ہیں۔ ترنگا ہماری شان ہی نہیں، دنیا بھر میں ہندوستانی جمہوریت اور اقتدارِ اعلیٰ کی پہچان بھی ہے۔ میدان جنگ ہو یا کھیل کا میدان یا پھر خلاء کی اڑان، ترنگے کی موجودگی، اُسے بلندی پر پہنچا دیتی ہے۔ قومی سوگ کے موقع پر، جب اِسے جھکایا جاتا ہے تو آنکھیں عقیدت سے نم ہو جاتی ہیں اور جب ملک پر جان نچھاور کرنے والے شہیدوں کے جسدِ خاکی پر، اِس ترنگے کو لپیٹا جاتا ہے تو وہ امر ہو جاتا ہے۔ ●

75لاکھ سے زیادہ مریض صحتیاب

ہندوستان میں صحتیاب ہونے والے مریضوں کی تعداد دنیا میں سب سے زیادہ

ہندوستان میں کوروناسے متاثرہ مریضوں کی تعداد میں لگاتار کمی آرہی ہے۔ صحت یاب ہونے والے مریضوں کی تعداد 1 نومبر کو75 لاکھ سے تجاوز کرگئی۔ مریضوں کے صحت یاب ہونے کی تعداد کے معاملے میں ہم دنیا میں سر فہرست ہیں۔

ہندوستان

اب تک کورونا کے خلاف جنگ میں کئی سنگِ میل قائم کر چکا ہے ۔ ملک میں کورونا سے صحت یاب ہونے والے مریضوں کی تعداد 75 لاکھ سے تجاوز کرگئی ہے توٹھیک ہونے والوں کی شرح 91 فی صد کے قریب پہنچ گئی ہے۔کورونا سے جنگ میں کئی ایسی تحریک دینے والی کہانیاں بھی سامنے آئی ہیں، جوحوصلہ دیتی ہیں۔ اسی سلسلے میں ملک کے نائب صدر جمہوریہ ایم وینکیا نائیڈو ہیں ، جو 29 ستمبرکو کورونا سے متاثر ہوئے تھےلیکن 71 سالہ نائب صدر نے گھر پر محفوظ رہنے والی احتیاط کی اور 12 اکتوبرکو کورونا سے جنگ میں جیت گئے۔لیکن اس جیت میں ،اُن کا منتر کیا تھا؟ وہ کہتے ہیں،"میرا یہ یقین ہے کہ اپنی عمر اور ذیابیطس جیسی کچھ صحت سے متعلق مسائل کے باوجود میں اگر کووڈ19 کے اثر سے ابھر سکا تو اُس کی وجہ رہی، میری جسمانی تندرستی، ذہنی استحکام، معمول کی سیر -یوگ اور صرف دیسی روایتی غذا کھانا۔ مجھے صرف دیسی روایتی کھانے پسند ہیں ۔ اس الگ تھلگ رہنے کے دور میں بھی میں نے وہی دیسی خوراک لی ہے۔ صرف نائب صدر ہی نہیں ، نائب صدر کے سکریٹریٹ میں کورونا سے متاثر پائے گئے 13 ملازمین بھی اب صحت یاب ہو گئے ہیں۔ راجیہ سبھا سکریٹریٹ میں 136 کورونا متاثرہ ملازمین بھی صحت یاب ہو چکے ہیں۔

ورزش اور دیسی غذا ضروری: اپنے تجربے کی بنیاد پر نائب صدر صلاح دیتے ہیں کہ روزانہ تھوڑی بہت ورزش ضرور کریں، جیسے سیر کرنا، دوڑنا یا یوگ وغیرہ ۔ساتھ ہی پروٹین والی غذا ضروری ہے ، جنک فوڈ کوتو بالکل چھوڑ ہی دیں۔ ان سب کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ آپ احتیاط برتنے میں کوئی کمی نہ کریں، ماسک پہنیں، ہاتھ دھوتے رہیں ، ہمیشہ اپنی خود کی صفائی ستھرائی اور صحت بنائے رکھیں۔

جب تک دوائی نہیں ، تب تک ڈھلائی نہیں

92.20 %
صحت یابی کی شرح

1.49%
شرح اموات

دو گز کی دوری

اب تک کُل ٹسٹ 11,42,08,384	لیباریٹری—سرکاری 1132 پرائیویٹ 905
	اب تک صحتیاب ہوئے مریض 77,10,630

زیر علاج مریض	کُل مریض
5,28,178	83,64,797

ستمبر کے مقابلے اکتوبر میں انفیکشن کی رفتار اور اموات میں کمی دیکھنے کو ملی ہے۔اکتوبر میں 61.71 فی صد انفیکشن کے معاملے کم ہوئے ہیں، جب کہ اموات میں 57.70 فی صد کی کمی آئی ہے۔

(اعدادوشمار 1 نومبر تک؛وسیلہ: وزارتِ صحت)

آیوش گرڈ نے سنجیونی اور یوگ لوکیٹر ایپس سے راہ کی آسان

آیوش گرڈ کے سنجیونی موبائل ایپ اور یوگ لوکیٹر موبائل ایپ کی ڈاؤن لوڈ کی تعداد 5 لاکھ سے زیادہ ہوگئی ہے۔آیوش گرڈ میں آئی ٹی پر مبنی منصوبوں کا تین سال میں 8 لاکھ آیوش معالجوں اور 50 کروڑ لوگوں تک رسائی حاصل کرنے کا ہدف ہے۔سنجیونی ایپ کا استعمال لوگوں کے بیچ آیوش سے متعلق سفارش اور قبولیت کو جاننے کے لئے کیا جارہا ہے۔ یوگ لوکیٹر ایپ سے یوگ کے تربیت کاروں کو ایک جگہ جوڑنے اور عوام کی ،اُن تک رسائی فراہم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

...تاکہ صاف ستھری ہوا میں سانس لے سکیں ہم

موسم گرما کے بعد سردیاں اچھا احساس کراتی ہیں، لیکن اس کے ساتھ ہی آلودگی کا خوف بھی بڑھ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس سال کورونا کی وجہ سے سانس پر آلودگی کا اثر زیادہ لوگوں کو بیمار کرے گا۔ اسی لئے فضائی آلودگی کے چیلنج سے نمٹنے کے لئے مرکزی حکومت مشن موڈ میں لگی ہوئی ہے۔ اب ہوا کو آلودہ کرنے والوں پر سختی سے نمٹنے کے لئے ایک نوٹیفیکیشن جاری کر کے 5 سال تک کی سزا اور ایک کروڑ روپے تک کے جرمانے کی تجویز

کہا ہے کہ سائنس بنی نوع انسانی کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے اور آلودگی ایک ایسی لعنت ہے جو اسی نعمت کی کوکھ سے پیدا ہوئی ہے۔ عالمی صحت تنظیم کی یک رپورٹ کے مطابق دنیا میں ہر سال تقریباً 38 لاکھ لوگوں کی موت فضائی آلودگی کی وجہ سے ہوجاتی ہے۔ دنیا کے 90 فیصد بچے آج زہریلی ہوا میں سانس لینے کو مجبور ہیں تو دنیا کے 20 سب سے زیادہ آلودہ شہروں میں سے 14 شہر بھارت کے ہیں۔ خاص طور پر سردیوں کو کا موسم شروع ہوتے ہی دہلی اور این سی آر سمیت شمالی بھارت کے شہروں پر آلودگی کا سایہ منڈرانے لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مرکزی حکومت اب فضائی آلودگی کو کم کرنے کی سمت میں بہت تیزی سے کام کررہی ہے۔ سووچھ بھارت ابھیان اور نمامی گنگے جیسی مہم کے ساتھ ہی فضائی آلودگی کو کم کرنے کی سمت میں قومی صاف ستھری ہوا پروگرم، بی ایس-6 ایندھن اور ای وہیکل پالیسی جیسے اقدام کئے ہیں۔ سردیوں کا آغاز ہوتے ہی دہلی اور این سی آر اور شمال مغرب علاقوں میں آلودگی کی چادر نہ چڑھے اس کے لئے وزیراعظم نریندر مودی کی پہل پر ان کے جنزل سکریٹری پی کے مشرا اور وزیر ماحولیات پرکاش جاوڈیکر میٹنگ کرکے روڈ میپ تیار کرچکے ہیں۔ آلودگی کے سلسلے میں تشویش اور سنجیدگی کا اندزہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اکتوبر 2018 میں وزیر عظم نریندر مودی نے من کی بات میں پنجاب کے گاؤں کللر ماجرا میں پرالی جلائے جانے کے بجائے اسے جوت کر کھیت کی مٹی میں ملاکر ماحول کو صاف کرنے میں مدد کیلئے تعریف کرچکے ہیں۔ انھوں نے کہا تھا کہ جس طرح بوند بوند سے ساگر بنتا ہے، اسی طرح چھوٹے چھوٹے مثبت کام ہمیشہ خوشنما ماحول بنانے میں ہمیشہ بڑا کردار ادا کرتے ہیں۔

> **اچھے معیار کی ہوا کے دنوں کی تعداد سال 2016 میں 106 دن کے مقابلے 2020 میں بڑھ کر 218 ہوگئی ہے۔ اس کے مقابلے خراب معیار کی ہوا کے دنوں کی تعداد سال 2020 میں کم ہوکر 56 دن ہوگئی ہے جبکہ 2016 میں 01 جنوری سے 30 ستمبر تک یہ 156 تھی۔**
>
> **پرکاش جاوڈیکر**
> وزیر ماحولیات، جنگلات و تبدیلی آب و ہوا (18 اکتوبر 2020 کو ایک فیس بک لائیو پروگرام کے دوران)

آلودگی کو کم کرنے کے لئے اٹھائے یہ قدم

قومی صاف ستھری ہوا پروگرام

- آلودگی کے خلاف ملک بھر میں جنگی پیمانے پر مہم کا آغاز کرتے ہوئے وزارت ماحولیات نے 10 جنوری 2019 کو قومی صاف ستھری ہوا (این سی اے پی) نافذ کیا۔
- قومی صاف ستھری ہوا پروگرام پنچ سالہ منصوبہ ہے اس کے تحت 300 کروڑ روپے خرچ کر کے سال 2024 تک ہو میں موجود آلودگی پھیلانے والے جز 5.2 اور پی ایم 10 کی مقدار کو 20 سے 30 فیصد تک کم کیا جانا ہے۔
- این سی اے پی کو بناتے وقت دستیاب بین الاقوامی تجربات اور قومی مطالعات کو ذہن میں رکھا گیا ہے۔ اس میں دھیان رکھا گیا ہے کہ فضائی آلودگی کم کرنے والے زیادہ تر پروگرام پورے ملک کے لئے نہ ہوکر مخصوص شہروں کے لئے بنائے جائیں، جیسا کہ غیر ممالک میں نظر آتا ہے۔ مثال کے طور پر بیجنگ اور سیول جیسے شہر، جن میں ایسے مخصوص پروگرام چلانے کے بعد 5 برسوں میں پی ایم 5.2 کی سطح میں 35 سے 40 فیصد کی تخفیف دیکھنے کو ملی۔
- فضائی آلودگی سے نمٹنے کے لئے تیار کئے گئے اس منصوبے میں 102 شہروں کو شامل کیا گیا ہے۔ وزیر ماحولیات پرکاش جاوڈیکر کے مطابق اسے اب ملک کے 122 شہروں میں نافذ کیا جارہا ہے۔
- مرکزی حکومت نے پرالی کے انتظام کے لئے 1700 کروڑ روپے کا بجٹ مختص کیا ہے۔ اس کے علاوہ پرالی منیجمنٹ کے لئے مرکزی حکومت مشینیں دے رہی ہے۔ مشین کی خریداری پر کمیٹیوں کو 80٪ ور دیگر لوگوں کو 50٪ سبسڈی دی جارہی ہے۔
- مرکزی حکومت نے پٹرول سے ہونے والی آلودگی کو کم کرنے کے ایتھینال کی پیداوار میں 6 سال میں پانچ گنا اضافہ کیا ہے۔ فی الحال اس کی پیداوار تقریباً 200 کروڑ لیٹر ہورہی ہے۔ پیٹرول میں ایتھینال ملانے سے گاڑیوں سے نکلنے والے دھوئیں میں کاربن کی مقدار 10 فیصد تک کم ہوجاتی ہے۔
- 65 ہزار کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کے ساتھ بی ایس-4 کے بعد بی ایس-6 معیار کی گاڑیاں اور ایندھن کا آغاز کیا گیا۔ اس سے گاڑیوں سے ہونے والی فضائی آلودگی میں 25 سے 70 فیصد تک کی کمی آئے گی۔
- وزیر ماحولیات کے مطابق دہلی کی آلودگی میں پرالی کا حصہ صرف 4 فیصد ہے۔

سمیر ایپ: تاکہ باخبر رہنے کے ساتھ آپ کی نظر رہے خطرناک حد تک آلودگی پھیلانے والوں پر

آلودگی کو کم کرنے میں باخبر شہری بڑا کردار ادا کرسکتے ہیں۔اسی نظریہ کے ساتھ سوچھ بھارت مشن اور جل جیون مشن کی طرح مرکزی سرکار آلودگی کم کرنے کی سمت میں لوگوں کی شراکت داری یقینی کرنا چاہتی ہے۔ اس کے لئے مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ نے اکتوبر 2017 میں سمیر ایپ شروع کیا تھا۔اس ایپ کے ذریعے لوگوں کو ان کے گھر یا کالونی کے علاوہ جہاں وہ کھڑے ہوں، وہاں کی آلودگی سطح کی صحیح معلومات ملتی ہے۔اس کے ساتھ ہی ایپ کے ذریعے یہ بھی جانکاری لے سکتے ہیں کہ یہ آلودگی آپ کی صحت کے لئے کتنا خطرناک ہے۔اگر کوئی آلوگی پھیلاتا نظر آئے تو آپ اس ایپ کے ذریعے شکایت بھی کرسکتے ہیں۔ان شکایات کا مقررہ مدت کے اندر نمٹارہ کیا جاتا ہے۔

ایسے کرسکتے ہیں شکایت

ایپ کے ہوم پیج پر لوکیشن آن کرنا ہوگی مینیو میں جائیں گے تو ائیر کوالٹی انڈیکس اور پبلک فارم آئے گا۔آلودگی کی کٹیگری آئے گی۔اس میں گاڑی، کھلے میں کوڑا جلانا، روڈ ڈسٹ یا دیگری کوئی قسم منتخب کرسکتے ہیں۔لوکیشن، نام، موبائل نمبر اور میل آئی ڈی کے ساتھ شکایت کرسکتے ہیں۔

سفر ائیر

یہ ہندوستان کا پہلا معیاری ہوا کا پیشین گوئی نظام ہے۔اس میں دہلی، پنے، ممبئی، احمدآباد کے مراکز پر ائیر کوالٹی انڈیکس اور اس آلودگی کی سطح سے صحت پر پڑنے والے اثرات کی معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ اگلے دن ہوا کیسی رہے گی، اس کی پیش گوئی بھی ملے گی۔اس کے ساتھ ہی آلودگی کے سلسلے میں صحت کے بارے میں صلاح اور اس کے نقصان کی بھی معلومات حاصل ہوگی۔

پرالی کے بندوبست کا راستہ: صرف 20 روپے کے کیپسول میں ایک ایکڑ کی پرالی کھاد میں تبدیل ہوگی

دہلی کے پوسا میں واقع زرعی تحقیقی ادارے (اے آئی آر آئی) میں تیار ڈی کمپوزر کیپسول کو گڑ اور بیسن سمیت کچھ دیگر اجزا میں ملا کر ایک محلول تیار کیا جاتا ہے۔اسے کھیتوں میں فصل کے باقیات پر چھڑکا جاتا ہے۔اس سے 15 سے 20 دنوں میں وہ باقیات گل سڑکر کھاد میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔ایک کیپسول کی قیمت 5 روپے ہے اور ایک ایکڑ میں 4 کیپسول سے تیار 25 لیٹر محلول کی ضرورت ہوتی ہے۔مرکزی وزیر جاوڈیکر نے کہا ہے کہ اس سال دہلی اور یوپی سمیت ملک کے دیگر علاقوں میں ٹرائل کئے جائیں گے۔

آلودگی سے نمٹے گا کمیشن، خلاف ورزی کرنے والوں کو 5 سال کی جیل

مرکزی حکومت نے دہلی-این سی آر میں آلودگی سے نمٹنے کے لئے ایک 20 ممبران پر مشتمل تشکیل کمیشن کو 28 اکتوبر کو جاری ایک نوٹیفیکیشن کے ذریعے فوری اثر کے ساتھ نافذ کردیا ہے۔کمیشن کو اختیار ہوگا کہ وہ آلودگی کے ضابطوں کی خلاف ورزی کا ازخود نوٹس لے، شکایات کی سنوائی کرے اور ہدایات جاری کرے۔کمیشن کی ہدایات پر عمل نہ کرنے والوں کو 5 سال تک کی جیل یا ایک کروڑ روپے تک جرمانہ یا دونوں برداشت کرنے پڑ سکتے ہیں۔ نوٹیفیکیشن کو کمیشن فار ائیر کوالٹی منیجمنٹ ان این سی آر اینڈ از ائنگ آرڈیننس 2020 کہا جائے گا۔ یہ پنجاب، راجستھان اور اترپردیش تک نافذ ہوگا۔

باقی 96 فیصد آلودگی مقامی عوامل کی وجہ سے ہے۔ پنجاب اور ہریانہ کے کسانوں کو فصل کے بعد کے بقایات کو ضائع کرنے کے لئے 1400 کروڑ روپے کی لاگت سے مشینیں مہیا کرائی گئی ہیں۔ دہلی کو آلودگی سے بچانے کے لئے کوئلہ سے چلنے والے بدرپور، سونی پت پاور پلانٹ بند کردیئے گئے ہیں۔

ایسٹرن اور ویسٹرن پیری فیرل ایکسپریس وے کی تعمیر کی گئی۔اس سے دہلی سے گزرکر آگے جانے والی روزانہ 60 ہزار گاڑیاں سیدھے جانے لگیں۔ان گاڑیوں کی وجہ سے دہلی میں ہونے والی آلودگی میں کمی آئی ہے۔ دہلی-این سی آر میں کام کرنے والی 26000 انڈسٹری کو پائپڈ نیچرل گیس سے جوڑا گیا ہے۔

یہ مرکزی حکومت کی کوششوں کا ہی نتیجہ ہے کہ گذشتہ کچھ برسوں میں فضائی آلودگی کے اسباب کی ہمیں بہتر طور پر سائنسی معلومات حاصل ہوئیں ہیں۔نگرانی اسٹیشنوں کا ایک نیٹ ورک ہے۔ ریاستوں کے ساتھ بہتر تال میل اور مجموعی منصوبہ بندی کا ہی نتیجہ ہے کہ اچھے معیاری ہوا کے دنوں میں اب مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔

اپنے گھر کے خوابوں کی ملی تعبیر

وزیراعظم نریندر مودی کھتے ھیں''رھائش گاہ کا مطلب گھر ھے۔ صرف چھار دیواری اور چھت نھیں۔''اسی جذبے کے ساتھ جون 2015 میں پردھان منتری آواس یوجنا شروع کی گئی۔ سال 2022 تک ملک کے ھر ضرورتمند خاندان کو گھر دینے کا ھدف کے ساتھ حکومت اب مالی مدد سے کفایتی کرائے کے مکان کی اسکیم پر بھی کام کر رھی ھے۔

''

گھر وہ مقام، جھاں زندگی گزارنے کے لئے تمام سھولیات مھیا ھوں۔ جس میں خاندان کی خوشیاں ھوں، صرف آرام کے لئے جگہ نہ ملے، بلکہ عزت واحترام اور خاندان کے وقار میں اضافہ کرنے کا بھی موقع حاصل ھو۔ پردھان منتری آواس یوجنا کی بنیاد میں یھی جذبہ مضمر ھے۔ ایک بار چھار دیواری آجاتی ھے تو انسان کے خواب سچ ھو جاتے ھیں اور وہ نئی نئی چیزیں کرنے لگتا ھے۔

-وزیراعظم نریند مودی

''

اپنا خود کا گھر ہر انسان کا خواب ہوتا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے الفاظ میں ''غریبوں کو اپنا گھر دینے کی کوشش ملک میں کئی دہائیوں سے جاری ہے۔ لیکن ہر 10-15 سال میں ان منصوبوں میں کچھ مزید جڑتا گیا اور نام بدلتے گئے۔ تھوپے گئے ضابطے اور شفافیت نہ ہونے کی وجہ سے غریبوں کو گھر دینے کا ہدف پورا نہیں ہو پایا۔''

اس لئے 25 جون 2015 کو بالکل نئی شکل میں پردھان منتری آواس یوجنا شروع کی گئی۔ اس اسکیم کے تحت پہلے پردھان منتری آواس یوجنا- شہری اور پھر پردھان منتری آواس یوجنا- گرامین کا آغاز ہوا۔ حکومت سال 2022 تک دیہی علاقوں میں 2.95 کروڑ اور شہری علاقوں

پی ایم آواس یوجنا گرامین

مکانات کانشانہ	اندراج	منظوری	مکمل کیا	فنڈ ٹرانسفر
2,26,98,288	1,84,75,380	1,71,00,848	1,18,21,595	1,65,861 کروڑ روپے

وزیراعظم ریندر مودی نے 2022 تک سبھی کے لئے ’رہائش‘ کا اعلان کیا تھا۔ 20 نومبر 2016 کو پی ایم اے وائی—گرامین یوجنا شروع کی گئی۔ پرانی اسکیم میں 20 مربع میٹر کی بجائے نئی اسکیم میں مکان کا سائز 25 مربع میٹر کردیا گیا ہے۔ اسکیم میں مکان کی تعمیر کی مدد کے علاوہ، مستفیض ہونے والے افراد کو منریگ کے تحت 95/90 دنوں کی غیر ہنرمند مزدور کی اجرت دی جاتی ہے۔

کسے ملے گا فائدہ، کون ہوگا باہر

کسے ملے گا فائدہ

- پی ایم اے وائی میں سماجی، مالی وذات پر مبنی مردم شماری 2011 کی بنیاد پر بے گھر، ایک یا دو کمروں کی کچی دیوار یا چھت کے مکان میں رہنے والوں کو اولین ترجیح دیتے ہوئے اسی ترتیب سے فائدہ ملے گا۔
- مکان کی تعمیر کے لئے میدانی علاقوں میں 20.1 لاکھ روپے و پہاڑی علاقوں میں 30.1 لاکھ روپے کی مدد مہیا کرائی جاتی ہے۔
- درخواست اور مدد کے وقت مکان کے فوٹو کی جیو ٹیگنگ کی جائے گی۔ منظوری کے 7 دن میں مکان تعمیر کی پہلی قسط آئے گی۔ 12 مہینوں میں تعمیر کو پرا کرنا ہوتا ہے۔

اسکیم کی خاص باتیں

- مستفدین کے انتخاب سے لے کر مکان کی تعمیر و مستفدین کو مکان سونپنے تک کا پورا عمل سائنسی و شفاف ہے۔
- تعمیر کے پورے مرحلے کی مکمل نگرانی رکھی جاتی ہے۔ تعمیر کا عمل جیسے جیسے آگے بڑھتا ہے، ویسے ویسے حکومت امدادی رقم جاری کرتی ہے۔
- اسکیم کے ذریعے بنائے گئے گھروں کو خواتین کے نام رجسٹریشن کیا جاتا ہے یا پھر مالک مکان کے ساتھ خواتین کا نام مشترکہ طور پر شامل کیا جاتا ہے۔

انہیں فائدہ نہیں ملے گا

- پی ایم اے وائی پکی چھت یا پکی دیوار والے مکان میں رہائش پذیر خاندان اور دو سے زیادہ کمروں کے مکان میں رہنے والے خاندان۔
- موٹر گاڑی، مشینی سہ پہیہ یا چار پہیہ زرعی سازوسامان، 50 ہزار سے زیادہ والے کسان کریڈٹ رکھنے والے کسان۔
- انکم ٹیکس یا تجارتی ٹیکس دینے والے خاندان، ایسے کنبے جن کے پاس ریفریجریٹر یا لینڈ لائن فون ہو، جن کے پاس 5.2 ایکڑ یا اس سے زیادہ زرعی زمین اور ایک زرعی سازوسامان ہو۔

میں 1.12 کروڑ گھر دینے کے ہدف کے ساتھ آگے بڑھی اور 6 سال میں ملک بھر میں 25.2 کروڑ مکان ضرورت مندوں کو دے چکی ہے۔ حکومت کی تیز رفتاری کا اندازہ اس بات سے ہی لگایا جاسکتا ہے پی ایم اے وائی شہری میں 1.12 کروڑ گھروں کی ضرورت ہے جس میں 1.07 کروڑ گھروں کی تعمیر کو منظوری دی جاچکی ہے۔ 67 لاکھ مکانات زیر تعمیر ہیں، جبکہ 35 لاکھ مکانات میں لوگوں نے رہائش اختیار کرلی ہے۔ اگست میں مرکزی منظوری اور نگرانی کمیٹی نے 10.28 لاکھ مکانوں کی تعمیر کو منظوری دی ہے۔ دیہی علاقوں میں پکے مکان کے مستفدین کے انتخاب کے عمل میں

”پہلے کچا گھر تھا۔ اب پکا دے دیا۔ اب بال بچوں کے لئے صحیح انتظام ہے۔ حکومت کا امداد دینے کیلئے شکریہ۔

سنتوش سنگرولی

پی ایم آواس یوجنا-شہری

یہ اسکیم 25 جون کو لانچ کی گئی جسے چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ھے

1 ان سٹوری-ڈیولپمنٹ (آئی ایم ایس آر): اس میں مرکزی حکومت فی مکان ایک لاکھ روپئے کی امدادی رقم مہیا کراتی ھے۔ پرائیوٹ ڈیولپر کی مدد سے سلم بستی میں رھنے والے افراد کی بازآباد کاری کرنا۔

2 کمزور طبقات کو کریڈٹ لنک سبسڈی کے ذریعے افورڈیبل ھاؤسنگ

3 پبلک پرائیوٹ پارٹنر شپ میں ھاؤسنگ

4 مکان کی تعمیر کے لئے سبسڈی میں اضافہ

کریڈٹ لنکڈ سبسڈی میں اس طرح کریں درخواست

آپ کامن سروسس سینٹر پر جاکر آدھار اور فوٹو کے ساتھ 25 روپے کی فیس ادا کرکے یا از خود سرکاری ویب سائٹ https://pmaaymis.gov.in/ پر لاگ کرکے درخواست دے سکتے ھیں۔ آدھار نمبر اور نام بھرکر نہ صرف اھلیت کا پتہ لگ جائے گا بلکہ کھلنے والے پیج پر پنی پوری جانکاری دے کر درخواست کرسکتے ھیں۔

اعداد وشمار میں پی ایم آواس یوجنا-شہری

حکومت سے منظور گھروں کی تعداد	تقریباً 1.08 کروڑ
کتنے گھروں کی تعمیر کا کام جاری ہے	تقریباً 67لاکھ
کتنے گھروں کی تعمیر مکمل ہوچکی ہے	تقریباً 35لاکھ
مرکزی حکومت کتنی امداد دے گی	1.72لاکھ کروڑ روپے
مرکزی حکومترقم جاری کرچکی	76,753 کروڑ روپے
کل سرمایہ کاری کتنی	6.49لاکھ کروڑ روپے

کون ھے اسکیم کا اھل

معاشی طور پر کمزور طبقات (ای ڈبلیو ایس): جس میں خاندان کی سالانہ آمدنی 3 لاکھ تک ہے۔ مکان سائز 30 مربع میٹر۔

کم آمدنی والے طبقات (ایل آئی جی): ایسے خاندان جن کی سالانہ آمدنی 3-6 لکھ روپے ہے۔

درمیانہ آمدنی والے طبقات (یم آئی جی): ایسے افراد جن کی سالانہ آمدنی 12 لاکھ روپے سے کم ہے۔ 35.2 لاکھ روپے کریڈٹ لنک اسکیم میں سبسڈی مل سکتی ہے۔

درمیانہ آمدنی والے طبقات (یم آئی جی) 2: ایسے افراد جن کی سالانہ آمدنی 18 لاکھ روپے سے کم ہے۔ 2.35 لاکھ روپے کریڈٹ لنک اسکیم میں سبسڈی کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

مکان کی تعمیر میں مدد: 30 مربع میٹر تک کا مکان جس میں پانی، سیور اور بیت الخلاء کی سہولت ہو۔ کم آمدنی والا طبقہ (ایل آئی جی) اور معاشی طور سے کمزور طبقہ (ای ڈبلیو ایس) سے تعلق رکھتے ہیں تو 1 ایک لاکھ روپے 2.30 لاکھ روپے قرض کی رقم میں سبسڈی ملتی ہے۔ اپنے مکان کی ازسرنو تعمیر کے لئے 1.5 لاکھ روپے تک کی مدد ملے گی۔

قابل استطاعت رینٹل ھاؤسنگ اسکیم (اے آر ایچ ایس) کیا ھے

پردھان منتری آواس یوجنا-شہری کے تحت کفایتی کرائے کی اسکیم بھی شروع کی گئی ہے۔ اس میں 30 مربع میٹر تک کا ایک بیڈروم سیٹ، 10 مربع میٹر تک کے ڈورمیٹری اور ایل آئی جی 60 مربع میٹر تک کے دو بیڈروم کا سیٹ حکومت کے خالی مکان یا پی پی پی ماڈل میں پرائیوٹ ڈیولپر دستیاب کرائیں گے۔ مہاجر مزدوروں کو کام کرنے کے مقام کے نزدیک ہی ایسے کرایے کے مکان مارچ 2022 سے دستیاب کرانے کا نشانہ رکھا گیا ہے۔ کرایہ لوکل مارکیٹ سروے کی بنیاد پر شہری بلدیاتی ادارے اور ڈائرکٹریا ادارے خود طے کریں گی۔

کسے ملے گا فائدہ: مہاجر مزدوروں کے زمرے میں شہری غریب، مزدور، پھیری والا، رکشہ والا، مارکیٹ ایسوسی ایشن، تعلیم یا صحت ادارے میں کام کرنے والے اور ای ڈبلیو ایس وایل آئی جی زمرے کے طلبا بھی فائدہ اٹھا سکیں گے۔ پردھان منتری آواس یوجنا-شہری سے کسی دوسرے شہر میں فائدہ حاصل کرچکے ہیں تو بھی اس کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس کے لئے آدھار یا حکومت سے منظور شدہ دستاویزات ضروری ہیں۔

20111 کی سماجی، معاشی نیز ذات پر مبنی مردم شماری کو بنیاد بنایا گیا ہے جس کے لئے www.pmayg.nic.in پر لاگ ان کرسکتے ہیں تو شہری علاقوں میں رہنے والے www.pmaymis.gov.in پر لاگ ان کرکے کے درخواست دی جاسکتی ہے۔ وزیراعظم مودی نے حال ہی میں مدھیہ پردیش میں منعقد 'گرہ پرویش' پروگرام میں شامل مستفدین کو نہ صرف خطاب کیا بلکہ ان سے سیدھے بات چیت کی۔ یہاں ایک ساتھ 75.1 لاکھ خاندانوں کو پردھان منتری آواس یوجنا-گرامین کے تحت تعمیر کئے گئے مکانات ان کے حوالے گئے۔

ملک بھر میں غریب، ضرورت مند، پسماندہ طبقات تک کے مکانات کا انتظام سرکار نے پی ایم آواس یوجنا میں کیا ہے۔ شہر میں رہنے والے پی ایم اے وائی-شہری اور دیہات میں رہنے والے پی ایم اے وائی-گرامین یوجنا کا فائدہ اٹھا کر باعزت رہائش گاہ میں قیام کریں۔ منصوبے میں شامل دیگر اسکیم کا بھی فائدہ ایک ساتھ اٹھا سکتے ہیں۔ ●

نئے بھارت کے اخت

معیشت اور ترقی کے لئے ضروری چار اہم ستون- 'سائنس و تکنیک، شہری سماج، صنعت اور حکومت' کو آپس میں جوڑنے کی سمت میں ہندوستان نئی نئی اختراعات سے کامیابی کی کہانی رقم کررہا ہے۔ 21ویں صدی میں 'ایک موجد سے ایک صنعت کار بننے کی پرواز' کرنے کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے میں 'چھوٹے چھوٹے اسکولی بچے' جونیئر سائنسداں کے طور پر نام روشن کررہے ہیں۔ ہندوستان کو 2024-25 تک دنیا کی بڑی طاقت بنانے کے لئے مجموعی نظریہ کے ساتھ چار سال قبل شروع کئے گئے 'اٹل انوویشن مشن' ادا کررہا ہے اہم کردار

خوابوں کو

کے پنکھ

کہانی -1

احمد آباد کے اسکولی طالب علم آدتیہ راجپوت کے لیب کوچ کی اسکوٹی میں ایک دوسرے اسکوٹی سوار نے ٹکر ماردی تھی کوچ 15 دن اسکول نہیں آسکے۔ آدتیہ نے حادثہ کی جانچ کی تو معلوم ہوا کہ جس اسکوٹی سوار نے اس کے استاد کو ٹکر ماری تھی اس کے پاس لائسنس نہیں تھا۔ اس واقعہ نے آدتیہ کو اس طرح جھنجھوڑا کہ اس نے اس کا حل تلاش کرنے کا عزم کرلیا۔ پھر کیا تھا آدتیہ اور اس کی ٹیم میں شامل ولی، لیکھ پٹیل، نمل شاہ نے لائسنس کو ہی گاڑی کی چابی میں تبدیل کرنے کا سوچ لیا۔ یعنی گاڑی وہی شخص اسٹارٹ کرسکے گا جس کے پاس مجاز لائسنس ہوگا۔ اس نے اسکوٹی کے لئے پروٹو ٹائپ چابی بھی ایجاد کرلی۔

کہانی -2

ہارٹ اٹیک کی وجہ سے مریضوں کی موت کی تعداد مسلسل بڑھتی جارہی ہے۔ ان میں زیادہ تر کی موت وقت پر علاج نہ ملنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ منی پور کے بیسٹ ہائی اسکول کے رونت نے یہ بات اپنے ہم جماعت ولی سے ساجھا کی۔ ولی کے والد ماہر امراض قلب ہیں۔ ان سے باریکیاں سمجھنے کے بعد دونوں نے محسوس کیا کہ ای سی جی کے ویری ایشن کی شناخت وقت پر ہوجائے تو مریض کو بچایا جاسکتا ہے اور اسی بنیاد پر انھوں نے ایسا جادوئی گھڑی نما کلائی بینڈ بنادیا جو ہارٹ اٹیک سے آدھے گھنٹے پہلے مطلع کرسکتا ہے۔ اس میں آٹومیٹک طریقے سے دو لائف سیور دوا بھی نکلے گی۔ اس کے ساتھ ہی نزدیکی اسپتال اور رشتہ داروں کو بھی لوکیشن کے ساتھ الرٹ کرنے کی سہولت ہے۔

سال 2016 سے قبل اس طرح اسکولی بچوں کے ذہن میں اٹھنے والے سوالوں کو ایجادات میں تبدیل کرنے کی کہانیاں آپ شاید ہی سنتے ہوں گے۔ اگر اکا دکا ہوتا بھی تھا تو اسکولوں کے سائنس میلے تک ہی محدود رہ جاتے تھے۔ لیکن آدتیہ، رونت اور ولی کی طرح ہی ہزاروں بچوں کے سائنسی تخیل کو صحیح سمت اور بین الاقوامی سطح تک اگر آج شناخت مل سکی ہے تو یہ ''اٹل انوویشن مشن'' جیسے خیال کا ہی کمال ہے۔ یہ مشن اب بچوں کو اسکول سے ہی موجد بنا کر انہیں صنعت کاری کے حوصلوں سے بھری راہ دکھانے کا کام کررہا ہے۔ حال ہی میں جب ہندوستان پہلی مرتبہ گلوبل انوویشن انڈیکس میں سرفہرست 50 ممالک میں شامل ہوا تو اس کامیابی کی کہانی کے اہم کرداروں میں اسٹارٹ اپ انڈیا، ڈیجیٹل انڈیا جیسے منصوبوں کے ساتھ ''اٹل انوویشن مشن'' بھی شامل تھا۔

اختراعات سے وکاس کا انجن

ان نکات میں سمجھئے، کیا ہے انوویشن اور صنعت کاری کو فروغ دے کر سائنس کو اختراعات سے جوڑکر ایک پل تیار کرنے کا نظریہ، تاکہ ترقی کے لئے ضروری چاروں ستون ایک ساتھ آگے بڑھیں اور نیو انڈیا کا خواب ہو پورا۔

اٹل انوویشن مشن

• پریشانی

• خیال

• حل

اٹل ٹنکرنگ لیب

(اسکولی سطح پر انوویشن)

ہدف	قیام
10 ہزار اسکولوں میں	5400، باقی مارچ 2021 تک

20 لاکھ روپے فی اسکول امداد دی جاتی ہے۔

- 116 خواہشمند اضلاع سمیت ملک کے 94 فیصد اضلاع۔
- 115 اسمارٹ سٹی، جے این وی، کے وی دائرے میں آچکے۔
- 20 لاکھ سے زیادہ طلبا تک ابھی پہنچ۔
- کمیونٹی کے علاوہ 4 لاکھ بچے جڑے۔
- عالمی سطح کی تربیت ور 5 ہزار سے زیادہ مینٹر جڑے۔
- روس سے انوویشن ایکسچینج پروگرام۔
- اس کے ذریعے دنیا کی پریشانیوں پر کام کرتے ہیں طلبا۔
- 3 سال میں بچوں کے 3000 انوویشن بین الاقوامی اسٹیج تک پہنچے۔
- پیٹنٹ آدھا درجن کے قریب، چار درجن زیر عمل۔
- کورونا دور میں ٹنکرس فار ہوم ماڈیول کے ذریعے 1.5 لاکھ بچوں کو تربیت دی گئی۔

اٹل انکیوبیشن سینٹر

(صنعتکاری کے لئے ایکو سسٹم وضع کرنا)

101 سینٹر قائم

آسام زرعی یونیورسٹی، بنستھلی ودیاپیٹھ، بی ایچ یو اور دیگر پرائیوٹ اداروں سمیت 101 سینٹر قائم

- اسٹارٹ اپ کی والدین کی طرح کرتا ہے دیکھ بھال۔
- حکومت کی جانب سے 10 کروڑ روپے تک فنڈنگ۔
- 68 سینٹر اسٹارٹ اپ کیلئے پوری طرح متحرک۔
- بین الاقوامی اداروں کے ساتھ تربیت۔
- 2 سال میں 5 ہزار سے زیادہ اسٹارٹ اپ گریجویٹ۔
- گذشتہ-رواں مالی سال میں 69 ہزار اسٹارٹ اپ رجسٹرڈ۔
- طلبا کی اختراعات کی بھی ان سینٹروں تک پہنچ۔

اٹل کمیونٹی انوویشن سینٹر

(دیہی علاقوں کے سماجی اہمیت کے علاقوں میں انوویشن)

- مشن کا نیا اور اختراعی استعمال، دیہی، قبائلی علاقے، ٹیر-2، ٹیر-3 شہر، خواہشمند اضلاع، شمال مشرق، جموں وکشمیر پر فوکس۔
- ان علاقوں میں نکیوبیشن سینٹر کے لئے یونیورسٹی، کالج، آئی ٹی آئی ور سائنس سے منسلک دیگر ادارے بن سکتے ہیں حصہ۔
- اس میں 2.5 کروڑ روپے تک کی امداد مشن کے ذریعے۔
- سماجی اہمیت والے علاقوں میں طلبا اور نوجوانوں کو موقع۔
- کمیونٹی کے استعمال کو اختراعات میں تبدیل کرنا۔
- مفید، مؤثر اور کفایتی تحقیق کے مواقع۔

بن رہا انڈیا

انِک وارائز

(اٹل نیو انڈیا چیلنج واپلائیڈ ریسرچ اِن اسمال انٹرپرائز)
(سرکاری محکموں سے جڑے مسائل کا حل)

- وزارتوں کے عوام سے جڑے کام کاج کے لیے اینوویشن کرنا ابھی 26 اسٹارٹ اپ 7-6 وزارتوں سے جڑے، 1 کروڑ روپے تک کی سرکاری مدد۔
- اینوویشن کو 6 مہینے میں بازار میں لانا لازمی، ارائز میں آئڈیا کی سطح سے اینوویشن لانا۔
- ایم ایس ایم ای اسٹارٹ اپ کو فروغ بخشتا ہے، ہر مسئلہ والے علاقے سے دو فاتحین کا انتخاب کیا جاتا ہے۔

50 لاکھ روپے تحقیق کے لیے تعاون کے طور پر ملتے ہیں، ایک-ڈیڑھ سال میں ریسرچ کو ڈلیور کرنا ہوتا ہے

مینٹر فار چینج (صلاحیت کو عالمی سطح کی تربیت)

- صحیح انسانی وسائل کی شناخت کرنا
- پروفیشنلز کو مدعو کیا جاتا ہے
- دنیا کے ٹاپ اداروں-آئی بی ایم، انٹیل، نیسکام، کے پی آئی ٹی
- لرننگ لنک فاؤنڈیشن وغیرہ کے لوگ مینٹر کے طور پر جڑے رہے
- کیٹگری کے لحاظ سے مینٹر برانڈ امبیسڈر کے طور پر کر رہے ہیں تعاون، 5000 سے زیادہ مینٹر جڑے ہوئے

اس انوکھے مشن کی کیوں پڑی ضرورت...

حکومت ہند کے چیف سائنٹسٹ صلاح کار اور 2013 میں پدم شری سے نوازے گئے کے وجے راگھون کہتے ہیں، ''کسی بھی شہری سماج اور اقتصادیات کو مؤثر بنانے کے لیے سائنس اور تکنیک سب سے اہم ہے، جس کے لیے چار ستون لازمی ہیں: پہلا-سائنس اور تکنیک سے جڑے ادارے، دوسرا-شہری سماج جن کی صحت، زراعت، نوکری، نقل وحمل کی سہولت کے لیے سائنس اور تکنیک کی ضرورت ہے، تیسرا-صنعت جو سائنس اور تکنیک کے استعمال سے مینوفیکچرنگ کر کے لوگوں تک اشیاء پہنچاتی ہے اور چوتھا-حکومت۔ یہ چار ستون ہیں جن پر ملک کی اقتصادیات اور ترقی منحصر ہے۔ لیکن آزادی کے بعد کیا ہوا؟ ان ستونوں کو فروغ تو حاصل ہوا لیکن منظم طریقے سے نہیں ہوا، جس سے آپس میں کوئی رابطہ یا اپنائیت نہیں بن پائی۔'' اسی فرق کو ختم کرنے اور منظم طریقے سے تمام شعبوں کے درمیان پل بنانے کے لیے 28 نومبر 2016 کو اٹل اینوویشن مشن کی شروعات کی گئی۔

کیا ہے اٹل اینوویشن مشن...

سابق وزیر اعظم لال بہادر شاستری نے نعرہ دیا تھا-'جے جوان، جے کسان'۔ پوکھرن نیوکلیئر ٹیسٹ کے بعد اس وقت کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی نے اس میں 'وگیان' (سائنس) کو جوڑا۔ نیا نعرہ بنا-'جے جوان، جے کسان، جے وگیان'۔ لیکن ہر شعبے میں تحقیق اور سائنسی سوچ کو آگے لیکر بڑھ رہے پی ایم نریندر مودی نے اس نعرہ میں 'انوسندھان' (تحقیق) کو بھی جوڑا ہے۔ یعنی-'جے جوان، جے کسان، جے وگیان، جے انوسندھان'۔ دراصل، یہ صرف ایک نعرہ نہیں، بلکہ سائنس اور اینوویشن کے تئیں بھارت کے نظریہ اور بدلتے وقت کے ساتھ اس کی اہمیت کو بھی بتاتا ہے۔ اسی سمت میں آگے بڑھتے ہوئے مرکزی حکومت نے سال 1950 سے بنے یوجنا آیوگ کی جگہ تھنک ٹینک کے طور پر نیتی آیوگ (NITI-National Institution for Transforming India) کو 2015 میں شکل دی، اس کا وژن واضح تھا کہ اب جمود اور پرانی روایت کو چھوڑ کر آیوگ بڑے پیمانے پر مہارت کی بنیاد پر نئی تحقیق کی سمت میں پوری رفتار سے کام کرے گا۔ نیتی آیوگ نے ہی نئے بھارت کی تعمیر کی سمت میں قدم بڑھاتے ہوئے اٹل اینوویشن مشن کو شکل وصورت عطا کی۔

اٹل اینوویشن مشن کے دو پہلو ہیں-

1. **اٹل ٹنکرنگ لیب کے ذریعے اسکولوں میں اینوویشن کو فروغ**
2. **اٹل اینوویشن سنٹر سے کاروباری صلاحیتوں کو فروغ**

ان دونوں پہلوؤں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ایک جانب اسکولی سطح پر ہی اٹل ٹنکرنگ لیب کو تیزی سے قائم کیا جا رہا ہے تو دوسری جانب کاروباری صلاحیتوں کے فروغ کے لیے انکیوبیٹر قائم کیے جا رہے ہیں۔ ان دونوں پہلے کے ذریعے ایسا ایکو سسٹم تیار کیا جا رہا ہے، جو بھارت کو کنزیومر مارکیٹ کی جگہ ایک ٹیلنٹ ہب کے طور پر دنیا میں قائم کر رہا ہے۔

> **اینوویشن کے بغیر دنیا ٹھہر جاتی ہے۔ ہر چیز کو سائنسی نقطہ نظر سے دیکھنا چاہیے اور ہم کون سی ریسرچ کریں یا نہ کریں، اس کے لیے ہر نسل میں سائنسی مزاج پیدا کرنا چاہیے۔**
>
> **-نریندر مودی، وزیر اعظم**

سنگاپور، ملیشیا اور تھائی لینڈ کے بعد اٹل ٹنکرنگ جیسی لیب کی شروعات کرنے والا بھارت دنیا کا چوتھا ملک ہے۔ لیکن اتنے بڑے پیمانے پر اس تجربہ کو کرنے والا بھارت واحد ملک ہے۔

کیا ہے اٹل ٹنکرنگ لیب اور انکیوبیشن سنٹر

نئی قومی تعلیمی پالیسی میں رٹنے کی جگہ سیکھنے پر زور دیا گیا ہے، اٹل ٹنکرنگ لیب اس سمت میں پہلے سے ہی کام کر رہی ہے۔ ان میں اسکولی بچوں کا تعارف ٹیکنالوجی اور اینوویشن سے کرایا جاتا ہے تاکہ بچپن میں ہی اس کے دماغ میں مسائل کا پتہ لگانے، اس پر غور کرنے اور حل تلاش کرنے کی مضبوط خواہش پیدا ہو۔

دوسری سطح پر انکیوبیشن سنٹر ہے۔ جیسے کسی بچے کی پیدائش پر اسے باہری دنیا میں سانس لینے یا ناموافق حالات سے بچانے کے لیے کچھ دیر شیشہ کے باکس (انکیوبیٹر) میں رکھا جاتا ہے، عام فہم لفظوں میں کہیں تو جیسے ماں باپ اپنے بچوں کی ضرورتوں کو سمجھتے ہوئے اس کی نشوونما کے لیے تمام سہولیات مہیا کراتے ہیں، اسی طرح اسٹارٹ اپ کو بازار کی مقابلہ آرائی میں لانے سے پہلے اس اٹل انکیوبیشن سنٹر کے ذریعے تیار کیا جا رہا ہے۔ یعنی فنڈنگ سے لے کر ہر ضروری چیزوں میں تعاون کا کام انکیوبیشن سنٹر کرتا ہے۔ ان کی ٹریننگ عالمی سطح کی ہے، جس میں بل میلنڈا گیٹس فاؤنڈیشن اور دیگر کمپنیاں بھی جڑی ہیں۔ گزشتہ 3 سال میں اعلیٰ سطحی کمیٹی نے 101 انکیوبیٹرز کا انتخاب کیا تھا، جس میں سے 68 پوری طرح سے اسٹارٹ اپ کو مضبوط بنا رہے ہیں۔ انکیوبیٹرز کو حکومت 10 کروڑ روپے کی مدد فراہم کرتی ہے۔ اب تک 5 ہزار سے زیادہ اسٹارٹ اپ سنٹر سے گریجویٹ یعنی اہل ہو چکے ہیں۔ پچھلے سال بھر میں 69 ہزار سے زیادہ اسٹارٹ اپ ان مراکز پر رجسٹر ہوئے ہیں۔

ہیکاتھن سے اینوویشن ایکسچینج پروگرام

بچوں میں خود اعتمادیت کس طرح پیدا ہو رہی ہے، اس کی مثال ہے کہ 2017 سے روس اور بھارت کے درمیان ایکسچینج پروگرام چل رہا ہے۔ روس میں غیر معمولی دماغ والے بچوں (گفٹیڈ) کے لیے ایک الگ علاقہ بسایا گیا ہے اور اب ان بچوں کے ساتھ بھارت کے باصلاحیت بچے جڑ رہے ہیں۔ اس پروگرام کو ایم-سیریئس نام دیا گیا ہے۔ سال 2017 میں اس کے تحت منعقد پروگرام میں روسی صدر ولادیمیر پوتن اور وزیر اعظم نریندر مودی ان بچوں کے ساتھ موجود تھے۔ اس کے لیے ہیکاتھن کے ذریعے بچے منتخب کیے جاتے ہیں۔ اس مشن کے تحت روس، آسٹریلیا سمیت کئی ملکوں سے دوطرفہ لین دین ہوتا ہے۔ کورونا دور میں بھی یہ پروگرام ورچوئل طریقے سے ہو رہا ہے۔ اسی مہینے 21-7 نومبر تک ہونے والے باہمی تعاون والے سمٹ میں اس بار بچے کووڈ، فارما، غذا، اے آئی جیسے مسائل پر حل بنانے والے ہیں۔ اس میں وزیر اعظم مودی اور روسی صدر پوتن بھی ورچوئلی شامل ہوں گے۔ موجودہ دور میں ضرورت کے حساب سے طلبہ کو ایپ بنانے کا چیلنج شروع کر کے پانچ لاکھ روپے کا

2030 تک اینوویٹو اور کاروباری صلاحیتوں والا بھارت

مرکزی حکومت کا ہدف 2030 تک بھارت کو اعلیٰ ہنرمندیوں سے لیس اینوویٹو اور کاروباری صلاحیتوں والا بھارت بنانا ہے۔ اس کے لیے مارچ 2021 تک 10 ہزار اسکولوں میں اٹل ٹنکرنگ لیب قائم کرنے کا ہدف تیار کیا گیا ہے۔ اس میں سے اب تک 5400 سے زیادہ اسکولوں میں اس انوکھے لیب کو قائم کیا جا چکا ہے۔ اس کے لیے مرکزی حکومت کی طرف سے 20 لاکھ روپے کی مدد فراہم کی جاتی ہے۔ اس کی کامیابی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ 20 لاکھ سے زیادہ طالب علموں تک آج اس لیب کی پہنچ ہے تو قریب ڈھائی لاکھ بچے اس کے ذریعے کچھ نہ کچھ اینوویشن یا پروٹو ٹائپ بنا چکے ہیں۔

اٹل کمیونٹی ڈے

گروپ یا ایسے اسکول جہاں اس کی سہولت نہیں ہے، ان کے بچوں کو جوڑنے کے لیے بابا صاحب امبیڈکر کے یوم پیدائش پر ہر سال اٹل کمیونٹی ڈے منایا جاتا ہے۔ گزشتہ 3 سال میں اس کے ذریعے 4 لاکھ سے زیادہ بچے اس کا فائدہ لیکر اینوویشن اور پروٹو ٹائپ بنانے کا ہنر سیکھ رہے ہیں۔

اَن باکس ٹنکرنگ

اس مشن کے ذریعے لیب قائم کرنا ہی مقصد نہیں، بلکہ اس کے لیے ٹرینر بھی تیار کیے جاتے ہیں۔ اب تک 50 ہزار سے زیادہ اساتذہ کو آف لائن، تو اب کورونا دور میں آن لائن ایڈوانس ٹریننگ دی جا رہی ہے۔ اسے اَن باکس ٹنکرنگ نام دیا گیا ہے۔

ٹِنکر فیسٹ

اس مشن کے ذریعے اسکولوں کو دو دن کا پروگرام بنا کر دیا جاتا ہے تاکہ اسکولوں میں ٹیک فیسٹ (تکنیک سے جڑا میلہ) منعقد کیا جا سکے۔ اس فیسٹ کو کیسے کرنا ہے، اس کی مرحلہ وار جانکاری ہوتی ہے۔

اٹل میراتھن

اس میں ٹنکرنگ لیب کے بچوں کو سیدھے گروپ کے درمیان لے جایا جاتا ہے۔ یہ میراتھن 6 مہینے کے وقفہ پر چلتا ہے اور منتخب ہونے والے بچوں کو وزیر اعظم، صدر جمہوریہ سے گفت و شنید کا موقع ملتا ہے۔ اسی میں منتخب کیے گئے بچے پروٹو ٹائپ بنانے سے لیکر اسٹارٹ اپ تک کا بھی سفر طے کرتے ہیں۔

اس سال منتخب کی گئی 150 ٹیم میں 72 کو انکیوبیشن سنٹر، 25 کو آئی بی ایم، 25 کو ایڈوبی اور 28 ٹیم کو بین الاقوامی پروگرام کے لیے ڈیل سے جڑنے کا موقع ملا۔

انعام بھی رکھا گیا ہے۔

حکومت کو بھی مشن سے حاصل ہو رہا ہے حل

اسکولی بچوں میں اینوویشن اور کاروباری صلاحیت کے علاوہ سرکار خود بھی صارف کے طور پر اس مشن کا حصہ ہے۔ اس کے لیے اٹل اینوویشن مشن کے تحت 'انک' یعنی اٹل نیو انڈیا چیلنج اور 'ارائز' یعنی اپلائیڈ ریسرچ اِن اسمال انٹر پرائز ز پروگرام چل رہا ہے۔ انک کے تحت فوری حل والے اینوویشن کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اس میں حکومت کی مختلف وزارتوں، جیسے ریلوے، زراعت، امورِ داخلہ، جل شکتی وغیرہ کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اٹل اینوویشن پہل کر رہا ہے۔ اس میں ایسے اینوویشن کو موقع دیا جاتا ہے جسے 6 مہینے میں بازار میں اتارا جا سکتا ہو۔ اس کے لیے 1 کروڑ روپے تک کی مدد فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں ابھی 7-6 وزارتوں کے لیے 26 اسٹارٹ اپ کا عمل پورا ہونے کی سمت میں گامزن ہے۔ اُدھر، ارائز پروگرام کے تحت متوسط، چھوٹی اور انتہائی چھوٹی صنعت (ایم ایس ایم ای) کے شعبہ میں مسائل کے حل کے لیے آئڈیا کی سطح سے ہی کام شروع کرنا ہوتا ہے۔ اس پروگرام میں ابھی 5 وزارتیں جڑی ہیں، جن میں– دفاع، صحت، خوراک کی ڈبہ بندی، اسرو، شہری رہائش کی وزارت شامل ہیں۔ ہر چیلنج بھرے شعبہ کے لیے دو فاتحین کا انتخاب کر کے تحقیق کے لیے انہیں 50 لاکھ روپے کی مدد فراہم کی جاتی ہے۔ اس آئڈیا کو ایک–ڈیڑھ سال میں عملی جامہ پہنانا ہوتا ہے۔

یقینی طور پر بھارت نے پہلی بار ایک ایسی سوچ کے ساتھ اٹل اینوویشن مشن کے ذریعے سائنس–تکنیک اور اینوویشن کو وسعت بخشی ہے، جس میں اس سے جڑے اداروں کی مضبوطی بھی ہے تو وزارتوں سے جڑے سماج کے مسائل کے حل کی پہل بھی۔ صنعت کو اینوویشن کے ذریعے اسٹارٹ اپ سے جوڑنے کی عمدہ سوچ بھی ہے تو سرکار کو وقت پر ڈیلیوری کے منتر کو عملی جامہ پہنانے کے لیے روزانہ نئے حل بھی حاصل ہو رہے ہیں۔ ●

اب زراعت ہو یا دیگر شعبہ، 'سائنس' بن رہا پُل

بھارت کو خود کفیل بنانے کے لیے زراعت ہو، صحت ہو یا پھر متوسط یا چھوٹی صنعتیں یا دیگر سیکٹر، روایت سے ہٹ کر اس میں سائنس کو جوڑنے کی سمت میں حکومت طویل مدتی حکمت عملی کو انجام دے رہی ہے۔ نتیجتاً 2014 سے پہلے صرف ایک بایو فورٹیفائیڈ ورائٹی کے مقابلے اب 70 اعلیٰ قسم کے بیج کسانوں کو دستیاب

اختراع یعنی اینوویشن اب ہر شعبے کی ترقی میں لازمی پہلو بن گیا ہے۔ بھارت میں طویل عرصے سے روایتی طریقے سے چلنے کی عادت اب بدل رہی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے اس تبدیلی کا ذکر عالمی غذائی دن کے موقع پر 16 اکتوبر کو کیا اور ملک اور دنیا کے سامنے یہ خاکہ بھی رکھا کہ زراعت ہو یا دیگر سیکٹر اب جامع سوچ اور ترقی کے نقطہ نظر کے ساتھ ہی بڑھا جا سکتا ہے۔ دراصل، 2014 سے پہلے زرعی شعبہ میں کسانوں کے لیے بایو فورٹیفائیڈ جیسی اعلی قسموں کی صرف ایک ورائٹی ہی دستیاب تھی، جو اب 70 تک پہنچ گئی ہے۔ ان اعلی قسم کے بیجوں کے کسانوں تک پہنچنے سے غذائی عناصر کی کمی کا مسئلہ دور ہوگا اور کم غذائیت کے خلاف بھارت کی جنگ فیصلہ کن ثابت ہوگی۔

ان تمام پہل میں سائنس کا رول سب سے اہم ہے کیوں کہ 2014 کے بعد پہلی بار ہے کہ بھارت میں ہر سیکٹر کو ایک جامع سوچ کے ساتھ آگے بڑھانے کی حکمت عملی پر کام ہو رہا ہے، جب کہ پہلے عموماً کسی خاص سیکٹر پر فوکس کیا جاتا تھا، جس کا نتیجہ ہوتا تھا کہ ہر شعبہ یکساں طور پر ترقی بھی نہیں کر پاتا تھا اور نہ ہی ملک کی اقتصادی ترقی میں یکساں طور پر تعاون دے پاتا تھا۔ لیکن اب ایگریکلچر یونیورسٹیوں کے سائنسدانوں کی تحقیق اس سمت میں تیزی سے کام کر رہی ہے تا کہ زراعت کے ساتھ اس سے وابستہ تمام شعبوں کو ملک کی اقتصادیات کی اہم بنیاد کے طور پر فروغ بخشا جا سکے۔

موجودہ دور میں کیوں ضروری ہے ہر شعبے میں تحقیق

کم غذائیت ایک عالمی مسئلہ ہے جس کے سبب دو ارب لوگ بنیادی غذائی عناصر کی کمی سے متاثر ہیں۔ بچوں میں تقریباً ۴۵ فیصد اموات کم غذائیت سے جڑی ہیں۔ ایسے میں یہ مہم صحیح معنوں میں اقوام متحدہ کے مستحکم ترقی کے اہداف میں سے ایک ہے۔ بھارت نے 10 کروڑ سے زیادہ لوگوں کو نشان زد کرتے ہوئے ایک پر جوش غذائی مہم شروع کی ہے، جس کا مقصد جسمانی نشو و نما میں رکاوٹ، کم غذائیت، اینیمیا اور پیدائش کے وقت کم وزن جیسے مسائل سے نجات پانا ہے۔

ہندوستانی کھانے کی پلیٹ اب غذائی عناصر والی پلیٹ میں بدلے گی

اقوام متحدہ کی غذائی اور زرعی تنظیم کی 75 ویں سالگرہ پر وزیر اعظم مودی نے بھی ان سیکٹر میں اینوویشن پر زور دیا۔ اس موقع پر انہوں نے سائنس دانوں کے ذریعے تیار کردہ 8 فصلوں کی 17 بائیو ڈائیورسٹی قسمیں قوم کو وقف کیں۔ فصلوں کی یہ قسمیں، دیگر غذائی اجزا کے ساتھ، عام ہندوستانی کھانے کی پلیٹ کو غذائی عناصر والی پلیٹ میں بدل دیں گی۔ ان قسموں کو مقامی زمین اور کسانوں کے ذریعے تیار کردہ قسموں کا استعمال کر کے تیار کیا گیا ہے۔ اعلی زنک والے چاول کی قسم گارو پہاڑی علاقے اور گجرات کے ڈانگ ضلع سے جمع کیا گیا ہے۔

یہ فصلیں آئرن، زنک، کیلشیم، پروٹین، لائسن، ٹرپٹوفین، وٹامن اے اور سی، اینتھوکائنن، فولک ایسڈ اور لینولک ایسڈ جیسے ضروری غذائی عناصر سے بھرپور ہیں۔ اس سے کسانوں کے لیے اچھی آمدنی اور کاروباری صلاحیتوں کے فروغ کی نئی راہیں ہموار ہوں گی۔ یہ فصلیں جانوروں کے متوازن چارے کے ایک بہتر ذریعہ کی شکل میں بھی کام کرتی ہیں۔

کیسے ہوئی تبدیلی کی شروعات

گزشتہ دہائیوں میں کم غذائیت کے خلاف لڑائی ملک میں الگ الگ سطحوں پر ہو رہی تھی اور اس کا دائرہ محدود تھا۔ جب کہ چھوٹی عمر میں حاملہ ہونا، تعلیم کی کمی، لاعلمی، صاف پانی کا مناسب انتظام نہ ہونا، صفائی کی کمی، ایسے متعدد اسباب سے اچھے نتائج حاصل نہیں ہو پاتے تھے۔ ایسے میں وزیر اعظم نریندر مودی نے گجرات کے وزیر اعلی کے طور پر کیے گئے تجربات کو 2014 سے ملک بھر میں پہنچانے کی پہل کی۔ اس کے لیے ایک مربوط اور جامع سوچ کی ضرورت تھی، جسے عملی جامہ پہناتے ہوئے مرکزی حکومت نے کثیر جہتی حکمت عملی پر کام شروع کیا۔ سوَچھ بھارت مشن کے تحت گھروں میں 11 کروڑ بیت الخلا بنانا، ٹیکہ کاری کی مخصوص مہم مشن اندر دھنش، ماں بچوں کے لیے غذائی مہم، جل جیون مشن سے گاؤوں تک پائپ سے پینے کا پانی پہنچانے کی مہم، 1 روپیہ میں سینٹری پیڈ مہیا کرانے جیسی پہل اسی جامع سوچ کا حصہ ہے۔

خود کفیل بھارت کے لیے وگیان-سماج-سیتو کی پہل

آتم نربھر بھارت کے پانچ ستون ہیں اقتصادیات، انفراسٹرکچر، ٹیکنالوجی پر مبنی نظام، زندہ عوامی گروہ اور مانگ۔ حکومت ہند کے سائنسی صلاح کار دفتر اور سائنس و ٹیکنالوجی محکمہ نے آتم نربھر بھارت کی مہم کے تحت چار بنیادی شعبوں کو براہ راست سائنس سے جوڑنے کی پہل تیز کر دی ہے۔ اقتصادیات کی ریڑھ مانے جانے والے یہ چار سیکٹر ہیں-

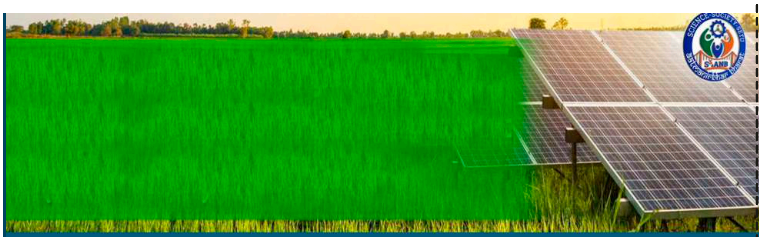

زراعت اور اس سے وابستہ سیکٹر	سماجی بنیادی ڈھانچہ
ایم ایس ایم ای اقتصادی شعبہ	ان سے متعلق شعبے

ان شعبوں کی تحقیق کو فروغ دینے اور نئے خیالات کو لانے کے لیے ایسے ہو رہا ہے کام

- کورونا جیسے عالمی وبائی امراض کے درمیان جب پوری دنیا مشکل حالات سے گزر رہی ہے۔ ایسے میں سائنس کے ساتھ سماج کو جوڑا جائے تو اقتصادیات کے مختلف شعبوں کو ترقی کی نئی رفتار دی جا سکتی ہے۔
- حکومت ہند کے سائنسی صلاح کار دفتر اور سائنس و ٹیکنالوجی محکمہ کے ویبنار سلسلہ 'سائنس-سوسائٹی سیتو' اسی سوچ پر مبنی ہے۔ اس کا انعقاد سائنس اور تکنیکی محکمہ کا ادارہ سائنس فار ایکویلٹی امپاورمنٹ اینڈ ڈیولپمنٹ (سیڈ) کے ساتھ حکومت ہند کے سائنسی صلاح کار، سائنس کی تشہیر، فکّی، اگنی اور ڈربلیوڈ بلیوایف انڈیا کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔
- سائنس-سوسائٹی سیتو کے تحت ہفتے میں 2 ویبنار پروگرام کے ساتھ 8 ہفتوں کی سیریز کا انعقاد کیا جا رہا ہے، اس میں جنہیں حل چاہیے اور جن کو حل کا راستہ بتانا ہے، دونوں کو ورچوئل پلیٹ فارم دیا جا رہا ہے۔
- اس میں سائنسی صلاح کار دفتر کی سائنس داں کیتکی باپٹ اور سائنس و ٹیکنالوجی محکمہ کی دیویریہ دتہ معاون کا کام کر رہی ہیں۔

اس موقع پر وزیر اعظم کے خطاب کے اہم نکات

- بین الاقوامی غذائی اور زرعی تنظیم (ایف اے او) کی 75 ویں سالگرہ پر وزیر اعظم نے 75 روپے کا یادگاری سکّہ جاری کیا۔ انہوں نے کہا، ’’ایف اے او نے بھارت سمیت دنیا بھر میں زرعی پیداوار بڑھانے، بھوک مری مٹانے اور غذائیت بڑھانے میں بہت بڑا رول نبھایا ہے۔ یہ سکّہ بھارت کے 130 کروڑ سے زیادہ عوام کی طرف سے آپ کی خدمت کے جذبہ کی عزت افزائی ہے۔‘‘
- بھارت نے جب یوگ کے بین الاقوامی دن کی تجویز پیش کی تھی، تو اس کے پیچھے سب کا فائدہ-سب کی خوشی (سروجن ہتائے-سروجن سکھائے) کا ہی جذبہ تھا۔ ہندوستان زیرو بجٹ میں ہولسٹک ویلنیس کا منتر دنیا کے تمام ممالک تک پہنچانا چاہتا تھا۔
- ہم نے گزشتہ 7-8 مہینوں کے دوران بھارت میں بھوک مری اور کم غذائیت سے لڑنے کے لیے 80 کروڑ غریبوں کو تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے کا اناج مفت بانٹا ہے۔ یہ پورے یوروپی یونین اور امریکہ کی کل آبادی سے زیادہ ہے۔
- ایف اے او نے گزشتہ دہائیوں میں کم غذائیت کے خلاف بھارت کی لڑائی کو قریب سے دیکھا ہے۔ ملک میں الگ الگ سطح پر کوشش ہوئی تھی، لیکن ان کا دائرہ یا تو محدود تھا یا ٹکڑوں میں بکھرا ہوا تھا۔
- سال 2014 تک صرف 11 ریاستوں میں غذائی تحفظ کا قانون نافذ تھا اور اس کے بعد ہی یہ پورے ملک میں مؤثر طریقے سے نافذ ہو پایا۔ کسانوں کے مفاد میں تین بڑی زرعی اصلاحات کے قانون نافذ کیے۔
- میں ایف اے او کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے سال 2023 کو بین الاقوامی باجرا سال قرار دینے کی بھارت کی تجویز کی حمایت کی ہے۔
- اقوام متحدہ کی غذائی اور زرعی تنظیم (ایف اے او) کا قیام 1945 میں عمل میں آیا تھا۔ یہ زرعی پیداوار اور زرعی مارکیٹنگ سے متعلق تحقیق موضوعات کا مطالعہ کرتی ہے۔ بھارت کا ایف اے او کے ساتھ تاریخی رشتہ رہا ہے۔ انڈین سول سروس کے افسر ڈاکٹر بِنے رنجن سین 1956-1967 کے دوران ایف اے او کے ڈائرکٹر جنرل تھے۔ 2020 میں نوبل امن انعام جیتنے والے عالمی غذائی پروگرام کو ان کی مدت کار کے دوران ہی قائم کیا گیا تھا۔

وزیر اعظم کا پورا خطاب سننے کے لیے QR کوڈ اسکین کریں۔

خود کفیل ہونے کی جانب ایک اور قدم

بھارت میں پہلی بار ہینگ کی کھیتی شروع

آتم نربھر بھارت اور سودیشی کرن کی طرف بڑھتے بھارت میں اب آپ کے باورچی خانہ میں سودیشی ہینگ کا تڑکا لگے گا۔ ہندوستانی ہمالیائی خطہ میں پہلی بار ہینگ (اسافوٹیڈا) کی کھیتی کی شروعات کر دی گئی ہے۔ سب سے مہنگے مصالحوں میں سے ایک، ہینگ کی فی کلو قیمت تقریباً 35 ہزار سے 40 ہزار روپے ہے۔ دنیا میں پیدا ہونے والی کل ہینگ کا تقریباً 50 فیصد حصہ بھارت میں درآمد کیا جاتا ہے۔ ابھی تک بھارت میں افغانستان، ایران اور ازبکستان سے سالانہ تقریباً 1200 ٹن کچی ہینگ درآمد کی جاتی ہے۔ اس مہنگے مصالحہ کی درآمد پر بھارت سالانہ تقریباً 10 کروڑ ڈالر خرچ کرتا ہے۔ ملک میں اس کی پیداوار سے ڈالر خرچ بچے گا۔ سی ایس آئی آر کی تجربہ گاہ، انسٹی ٹیوٹ آف ہمالین بایو رِسورس ٹیکنالوجی (آئی ایچ بی ٹی)، پالم پور کی کوشش سے ہماچل پردیش کی دور دراز لاہول وادی کی بنجر زمین پر کسانوں نے اب ہینگ کی کھیتی کرنی شروع کر دی ہے۔ ہینگ کے پودے کو لگانے کی اشیاء کی کمی سے ابھی تک بھارت میں ہینگ پیدا نہیں ہوتی تھی۔ ہینگ کی کھیتی کی شروعات 15 اکتوبر کو لاہول وادی کے کوارنگ گاؤں میں پہلا پودا لگا کر کی گئی۔ ہماچل کے ٹھنڈے ریگستانی علاقے میں پودے لگائے گئے ہیں کیوں کہ ایسی ماحولیات میں ہی یہ پودے پنپتے ہیں۔ پودے کی جڑوں سے اولیا-گم رال نکلنے میں 5 سال لگتے ہیں، اسی سے ہینگ بنتی ہے۔

ڈاکٹر سی وی رمن

سائنس کا نوبل انعام جیتنے والے پہلے ہندوستانی

پیدائش: 7 نومبر، 1888
وفات: 21 نومبر، 1970

سال 1930 کا ہندوستان کی تاریخ میں خاص مقام ہے۔ ایک طرف ہندوستان کی جدوجہد آزادی اور ڈانڈی مارچ سے بھارت کے عوام کو مضبوطی مل رہی تھی، دوسری طرف آسمان میں ایک ہندوستانی سورج طلوع ہوا جس کی چمک آج بھی ملک اور دنیا کو روشن کر رہی ہے۔ ڈاکٹر سی وی رمن، سائنس کا نوبل انعام حاصل کرنے والے پہلے ہندوستانی بنے۔ اشعاع ریزی پر مبنی ان کی دریافت 'رمن افیکٹ' نے سائنس کے تئیں بھارت کے لوگوں کا نظریہ ہی بدل دیا۔

مشکل حالات میں ہار نہ مانیں...

تمل ناڈو کے تروچیراپلّی میں پیدا ہوئے چندر شیکھر وینکٹ رمن بچپن سے ہی ذہین تھے۔ لوگوں نے والد کو صلاح دی کہ رمن کو پڑھنے کے لیے بیرونِ ملک بھیجیں۔ لیکن ایک برطانوی ڈاکٹر نے خراب صحت کی وجہ سے انہیں ملک سے باہر جانے سے منع کیا۔ رمن مجبور تھے، ملک میں تحقیق کو لیکر سہولیات کم تھیں۔ لیکن رمن نے ملک میں تعلیم حاصل کی۔ نتیجہ محض 12 سال کی عمر میں میٹرک کا امتحان پاس کیا تو 18 سال کی عمر میں ان کا مقالہ لندن کے مشہور 'فلاسوفیکل میگزین' میں شائع ہوا۔

اپنے جنون کو پورا کریں...

بی اے میں گولڈ میڈل حاصل کرنے کے بعد رمن نے ریاضی سے ایم اے کیا۔ برطانوی حکومت کے ذریعے منعقد امتحان میں پہلا مقام حاصل کر کے کولکاتا میں اسسٹنٹ اکاؤنٹینٹ جنرل کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ لیکن اچھی تنخواہ کے ساتھ آرام سے بیٹھنے کے بجائے تحقیق کرنے کی ٹھانی، گھر پر ہی تجربہ گاہ بنا ڈالی۔ کولکاتا میں ہی انڈین ایسوسی ایشن فار کلٹی ویشن آف سائنس کی تجربہ گاہ میں بھی کام کیا۔

پر تجسس بنیں

سال 1917 میں آرام کی نوکری چھوڑ رمن کولکاتا یونیورسٹی میں فزکس کے پروفیسر بنے۔ سال 1921 میں آکسفورڈ سے یونیورسٹیوں کی کانگریس میں حصہ لیکر بھارت لوٹ رہے تھے تو جہاز کے ڈیک پر کھڑے رمن نے بحیرہ روم کے گہرے نیلے پانی کو دیکھا۔ تجسس پیدا ہوا تو لوٹ کر اسی پر تحقیق کی کہ غیر جاندار اشیاء میں اشعاع ریزی کا اثر کیا ہے؟ اسی سے 'رمن افیکٹ' کی کھوج ہوئی۔

ہدف کی طرف نگاہ...

رمن جو بھی تجربہ کرتے اسے انجام تک پہنچا کر ہی چھوڑتے۔ فزکس کے تجربات میں آلاتِ موسیقی کے اثرات کا مطالعہ اتنا گہرا تھا کہ سال 1927 میں جرمنی میں شائع بیس جلدوں والی فزکس انسائیکلوپیڈیا کی 8ویں جلد کے مضامین رمن سے ہی تیار کرائے گئے تھے۔ اس انسائیکلوپیڈیا کو تیار کرنے والوں میں رمن ہی ایسے تھے، جو جرمنی کے نہیں تھے۔

خود پر بھروسہ رکھیں....

28 فروری، 1928 کو ڈاکٹر سی وی رمن نے رمن افیکٹ کے کامیاب تجربہ کے بارے میں دنیا کو بتایا۔ انہوں نے بتایا کہ جب روشنی کی شعاعیں کسی جگہ سے گزرتی ہیں تو ان میں سے زیادہ تر کی ویولینتھ ایک جیسی ہی رہتی ہے۔ لیکن کہیں کہیں پر اس میں تبدیلی دکھائی دیتی ہے۔ یہ تبدیلی اس کے اندر موجود ذرات کی ترکیب کے بارے میں بتاتی ہے۔ اس تبدیلی کو اسکینر کی مدد سے گراف کی شکل میں ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کے تجزیہ کے ذریعے اس چیز کے بارے میں معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ یہ پتہ لگایا جا سکتا ہے کہ کون سا واقعہ کب اور کیسے ہوا؟ ہندوستان کے چندریان 1 سے جب چاند کی سطح پر پانی کے ثبوت ملنے کا اعلان ہوا، تو اس کے پیچھے رمن اسپیکٹرو اسکوپی کا ہی کمال تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اپنی اس دریافت پر رمن کو اتنا بھروسہ تھا کہ نوبل انعام کی تقریب کے چار مہینے پہلے ہی انہوں نے اپنا ٹکٹ بک کرا لیا تھا۔ سال 1930 میں انہیں فزکس کا نوبل انعام دیا گیا۔ اقوام متحدہ نے انہیں لینن امن انعام سے سرفراز کیا۔ سال 1954 میں ڈاکٹر رمن کو بھارت رتن سے سرفراز کیا گیا۔ 28 فروری کو ان کے یوم پیدائش کے موقع پر ہر سال قومی یومِ سائنس منایا جاتا ہے۔

> **"جب نوبل انعام کا اعلان ہوا تو میں نے اسے اپنی ذاتی جیت تصور کیا۔ لیکن جب میں نے اس ہال میں مغربی چہروں کا جم غفیر دیکھا اور میں، صرف ایک ہی ہندوستانی، اپنی پگڑی اور بند گلے کے کوٹ میں تھا، تو مجھے لگا کہ میں درحقیقت اپنے لوگوں اور اپنے ملک کی نمائندگی کر رہا ہوں۔ - ڈاکٹر سی وی رمن"**

عوام سے جمہوریت، حکومت سے اچھی حکمرانی ہی نئے بھارت کا اصول

آئین اور سناتن کے توازن کی بے مثال علامت سردار پٹیل نے ملک کے اتحاد سے لیکر سومناتھ مندر کی تعمیر نو تک اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ بھارت میں ایک قوم کا جذبہ بیدار کرنے والے سردار پٹیل کی 145ویں جینتی پر نئے بھارت کا عزم - جدید، عظیم اور خود کفیل بھارت۔

آزادی کے 75سال پورے ہونے پر'نیو انڈیا' کے عزم کے ساتھ علم-سائنس-تکنیک کے ذریعے حکومت نے میل کا پتھر قائم کیا ہے تو اب 'گورننس ان انڈیا100 ' یعنی آزادی کے سوویں سال تک گورننس کا سب سے بہتر ماڈل تیار کرنے کے لیے نوکرشاہی کو کرم یوگی بنانے کی سمت میں کام تیز کر دیا ہے۔اس کے تین پہلو ہیں- پہلا: ایک تہذیبی اثر کے طور پر بھارت میں تہذیبی و ثقافتی کثرت کو اتحاد کی طاقت سے جوڑنا، ایک بھارت، عظیم بھارت کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنا، دوسرا: توانائی، صحت اور چنوتیوں سے نمٹنے کے لیے بڑے نظام کی تشکیل کے ذریعے آتم نربھر بھارت بنانا اور تیسرا: تعلیم، صنعت اور انتظامیہ میں ریسرچ اور اینوویشن کو فروغ بخشنا۔

اس سمت میں حکومت لگاتار کام کر رہی ہے۔ سردار پٹیل کی جینتی کے موقع پر مختلف پروگراموں کا افتتاح اور زیر تربیت نوکرشاہی کے ساتھ سیدھے رابطہ میں وزیر اعظم نریندر مودی نے دوٹوک کہا،''آتم نربھر بھارت کے لیے سائنس-تکنیک اور وسائل کی ضرورت ہے۔ عوامی خواہشوں کی تکمیل کے لیے نئے راستے اور نئے طور طریقے اپنانے ہوں گے۔سرکار اوپر سے نہیں چلتی، عوام کی شمولیت ضروری ہے کیوں کہ عوام ہی اس کو چلاتے ہیں۔عوام سے جڑ کر آپ ہزاروں طاقت بن جائیں گے۔ہمیں سرکار سے سوشاسن کی جانب بڑھنا ہے۔''

اس موقع پر پی ایم کے خطاب کے ان نکات کو جانئے:

- آج 'ایک بھارت، شریشٹھ بھارت' کا جذبہ، 'آتم نربھر بھارت' کا جذبہ، ایک 'جدید بھارت' کی تعمیر ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہے۔
- پہلے کے زمانے میں تربیت میں جدید نقطہ نظر کیسے آئے، اس بارے میں بہت سوچا نہیں گیا۔لیکن اب ملک میں انسانی وسائل اور جدید تربیت پر فوکس کیا جا رہا ہے۔
- آج ہم 130 کروڑ ہم وطن مل کر ایک ایسے ملک کی تعمیر کر رہے ہیں جو طاقت ور بھی ہو اور اہل بھی ہو۔جس میں برابری بھی ہو اور امکانات بھی ہوں۔
- خود کفیل ملک ہی اپنی پیش قدمی کے ساتھ ساتھ اپنی حفاظت کے لیے بھی پر اعتماد رہ سکتا ہے، اپنی سالمیت اور عزت کی حفاظت کے لیے آج کا بھارت پوری طرح تیار ہے۔ جب ہم سب کا مفاد سوچیں گے، تبھی ہماری پیش رفت بھی ہوگی، ترقی بھی ہوگی۔
- آج کے ماحول میں، دنیا کے تمام ممالک کو، سبھی حکومتوں کو، سبھی عقائد کو، دہشت گردی کے خلاف متحد ہونے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔
- کشمیر کی ترقی میں جو رکاوٹیں آ رہی تھیں، انہیں پیچھے چھوڑ کر اب کشمیر ترقی کے نئے راستے پر بڑھ چکا ہے۔ چاہے شمال مشرق میں امن کی بحالی ہو، یا اس کی ترقی کے لیے اٹھائے جا رہے قدم، آج ملک اتحاد کی ایک نئی تاریخ رقم کر رہا

ہے۔

- سومناتھ کی دوبارہ تعمیر سے سردار پٹیل نے بھارت کے تہذیبی امتیاز کو لوٹانے کا جو یگیہ شروع کیا تھا، اس کی توسیع ملک نے ایودھیا میں بھی دیکھی ہے۔ آج ملک رام مندر پر سپریم کورٹ کے فیصلہ کا گواہ بنا ہے اور شاندار مندر کو بنتے ہوئے بھی دیکھ رہا ہے۔
- پچھلے دنوں پڑوسی ملک سے جو خبریں آئی ہیں، جس طرح وہاں کی پارلیمنٹ میں سچ کو قبول کیا گیا ہے، اس نے ان لوگوں کے اصلی چہروں کو ملک کے سامنے لا دیا ہے۔ اپنے سیاسی فائدے کے لیے، یہ لوگ کس حد تک جا سکتے ہیں، پلوامہ حملے کے بعد کی گئی سیاست، اس کی بڑی مثال ہے۔

مجسمہ اتحاد کے نزدیک نئی شروعات

- بال پوشن پارک کا افتتاح کیا۔
- ایکتا مال کا افتتاح، 35 ہزار مربع فٹ کے اس مال میں کثرت میں وحدت کی علامت دستکاری اور روایتی مصنوعات دستیاب ہیں۔
- آروگیہ ون اور آروگیہ کٹیر۔ 17 ایکڑ میں پھیلے اس پارک میں 380 مختلف انواع کے 5 لاکھ پیڑ پودے ہیں۔ کٹیر میں پنچ کرم پر مبنی سینتھی گیری ویلنیس سنٹر نام کے روایتی علاج کی سہولت دستیاب ہے۔
- جنگل سفاری، یونٹی گلو گارڈن (اس میں لائٹنگ تاکہ سیاح رات میں بھی گھوم سکیں) اور کیکٹس گارڈن کا افتتاح جس میں 17 ممالک کی 450 سے زیادہ انواع لگائی گئی ہیں۔
- سی-پلین کی شروعات۔ کیوڑیا میں اسٹیچو آف یونٹی اور سابرمتی ریور فرنٹ کو جوڑنے والی سمندری طیارہ خدمت جو پانی میں اتر سکتے ہیں اور اڑان بھر سکتے ہیں۔ یہ ملک کے ان دیگر حصوں میں بھی بنے گی جو جہاز رانی کی مین اسٹریم میں نہیں ہیں۔
- اقوام متحدہ کی تمام آفیشیل زبانوں میں اسٹیچو آف یونٹی کی ویب سائٹ لانچ۔

قومی یومِ اتحاد پر وزیراعظم کا پورا خطاب سننے کے لیے QR کوڈ اسکین کریں

ایڈمنسٹریٹو سروس کے افسران کے ساتھ وزیراعظم کی پوری گفتگو سننے کے لیے QR کوڈ اسکین کریں

پی ایم - گرانڈ چیلنجز سالانہ میٹنگ - 2020

سائنس - اینوویشن میں سرمایہ کاری کرنے والا ملک ہی طے کرے گا دنیا کا مستقبل

وزیراعظم کا پورا خطاب سننے کے لیے QR کوڈ اسکین کریں

سائنس اور اینوویشن بدلتے دور میں عام لوگوں کی ضرورتوں کا بنیادی حصہ بن گیا ہے، جسے ایک دوربیں سوچ کے ساتھ ہی عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے۔ کورونا کے دور میں دنیا نے اسے محسوس کیا ہے تو بھارت نے اس شعبہ میں عالمی قیادت کی اپنی صلاحیت کا مظاہرہ بھی کیا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ کورونا کا ٹیکہ بھلے ہی ایجاد نہیں ہوا ہے، لیکن مرکزی حکومت نے ٹیکہ آنے کی صورت میں تیزی سے عام لوگوں تک پہنچانے کے لیے ملک میں ڈیجیٹل نیٹ ورک کا ڈھانچہ کھڑا کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ ساتھ ہی، کورونا کا ٹیکہ تیار کرنے والے ممالک میں بھارت سب سے آگے ہے۔ آج کے دور میں سائنس اور اینوویشن کی اہمیت کا ذکر پی ایم نریندر مودی نے صحت اور ترقی کے شعبہ میں بڑی چنوتیوں سے نمٹنے کے لیے سالانہ ہونے والی 'گرانڈ چیلنجز سالانہ میٹنگ' میں کیا۔ اس کا انعقاد اس سال 19-21 اکتوبر کو ہوا، جس میں 40 ممالک کے 1600 سے زیادہ نمائندوں نے شرکت کی۔ اس کا مقصد دنیا بھر کے سرکردہ سائنس دانوں، محققین، پالیسی سازوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانا تھا تاکہ کورونا کے بعد دنیا میں ابھرتی صحت کی چنوتیوں کے حل کے لیے شراکت داری کو بڑھایا جا سکے۔ گرانڈ چیلنجز انڈیا کو حکومت ہند کے بایو-تکنیکی محکمہ اور بل وملنڈا گیٹس فاؤنڈیشن کے اشتراک سے 2012 میں قائم کیا گیا تھا۔●

شمسی توانائی

دنیا کے مستقبل کا رہنما بنا بھارت

توانائی کے شعبے میں نئے عالمی نظام کے طور پر سب کی نظر بھارت پر ہے۔ موسمیاتی تبدیلی اور اس سے ہونے والے نقصان پر جب تمام ممالک غور و فکر میں مصروف ہوئے، تب سال 2015 میں فرانس کے ساتھ مل کر بین الاقوامی شمسی اتحاد کی شروعات کر کے بھارت نے دنیا کو راہ دکھائی۔ ایک مرتبہ پھر اس بین الاقوامی اتحاد کے سربراہ کے طور پر بھارت کو ایک اہم ذمہ داری سونپی گئی ہے...

بھارت میں فطرت کو ہمیشہ سے ماں کا درجہ دیا گیا ہے۔ زمانۂ قدیم سے ہم نے انسانیت کو فطرت کے ایک جزو کے طور پر دیکھا ہے۔ ہمیشہ سے ہمارا یقین رہا ہے کہ فطرت بنی نوع انسان کے لئے نہیں رہتی بلکہ فطرت کے بغیر ہمارا وجود نہیں ہے۔ اس لیے فطرت کے معنی دینا اور پالنا پوسنا ہے، استحصال کرنا نہیں۔ جب فطرت میں توازن ہوگا تو ہماری دنیا بھی متوازن ہوگی۔
وزیر اعظم نریندر مودی (پیرس موسمیاتی اجلاس کے دوران بھارتی پویلین میں)

سبز توانائی یعنی گرین انرجی، ایک ایسا موضوع ہے جس پر آج دنیا کے ہر ملک میں بحث جاری ہے۔ یعنی ایسے وسائل جو ایک مرتبہ استعمال ہونے کے بعد دوبارہ زیر استعمال لائے جا سکتے ہیں، جیسے سورج، ہوائی چکی اور حیاتیاتی ایندھن وغیرہ۔ موسمیاتی تبدیلی کاربن اخراج سے ماحولیات کو ہونے والے نقصان کو گرین انرجی کے ذریعہ کم کرنے کے لئے بین الاقوامی شمسی اتحاد ایک اہم پہل قدمی ہے۔ وزیر اعظم جناب نریندر مودی اور فرانس کے اس وقت کے صدر فرانسوا اولاند نے 30 نومبر 2015 کو پیرس موسمیاتی اجلاس کے وقت الگ سے یہ تنظیم قائم کی تھی۔ اس کا مقصد شمسی توانائی کو تیزی سے فروغ دے کر پیرس موسمیاتی سمجھوتے کو نافذ کرنے میں تعاون دینا تھا۔ 14 اکتوبر کو بین الاقوامی شمسی اتحاد کے تیسرے اجلاس میں بھارت کو ایک مرتبہ پھر اس کا صدر اور فرانس کو ساتھی صدر منتخب کیا گیا۔ دونوں ممالک کی مدت کار 2 برس ہوگی۔

بین الاقوامی شمسی اتحاد کے مقاصد اور اہداف...

1۔ بھارت کے وزیر اعظم کے نقطہ نظر کی پیروی میں ٹراپکس کے پار بین الاقوامی شمسی اتحاد کی رکنیت کی عالمگیریت کے لئے 3 اکتوبر 2018 کو آئی ایس اے کے اولین اجلاس نے سمجھوتے کو تسلیم کیا۔ اس کا مقصد رکنیت کے دائرے کو بڑھانا اور اقوام متحدہ کے تمام اراکین کو اس میں شامل کرنا ہے۔

2۔ آئی ایس اے کے سمجھوتہ میں رکن ممالک کی تمام رسمیں ادا ہونے کے بعد سمجھوتہ 15 جولائی 2020 کو نافذ العمل ہوا۔

3۔ شمسی اتحاد کا ہدف 2030 تک 1000 گیگاواٹ شمسی توانائی پیدا کرنا ہے، جس پر ایک کھرب ڈالر کا خرچ آئے گا۔

4۔ آئی ایس اے 22 ممالک میں 270000 سے زائد شمسی پمپوں، 11 ممالک میں ایک گیگا واٹ سے زائد شمسی روف ٹاپ اور 9 ممالک میں 10 گیگاواٹ سے زائد شمسی منی گرڈس میں مدد کر رہا ہے۔

قابل تجدید وسائل سے 175 گیگاواٹ بجلی پیدا کرے گا اور 100 گیگاواٹ شمسی توانائی پیدا کی جانے لگے گی۔ 14 اکتوبر کو منعقدہ آئی ایس اے کے تیسرے اجلاس میں بجلی اور نئی و قابل احیاء توانائی کے وزیر آر کے سنگھ نے کہا، ''شمسی توانائی عالمی بجلی میں تقریباً 2.8 فیصد تعاون پہلے سے ہی دے رہی ہے اور اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو 2030 تک شمسی توانائی دنیا کے ایک بڑے حصے میں بجلی پیداواریت کے لئے سب سے اہم وسیلہ بن جائے گی۔''

بھارت میں فی الحال شمسی توانائی کی صورتحال...

- بھارت میں صاف دھوپ والے دنوں میں شمسی توانائی کا اوسط 5 کلوواٹ فی مربع میٹر ہوتا ہے۔ ایک میگاواٹ شمسی توانائی کی پیداواریت کے لئے تقریباً تین ہیکٹیئر سپاٹ زمین کی ضرورت ہوتی ہے۔
- بھارت ایک گرم ملک ہے۔ اسی وجہ سے ہمارے یہاں سال بھر سورج کی روشنی رہتی ہے، جس میں سورج کی روشنی کے تقریباً 3000 گھنٹے شامل ہیں۔
- مرکزی حکومت نے سال 2022 کے آخر تک 175 گیگاواٹ قابل احیاء توانائی اہلیت کا نشانہ طے کیا ہے۔ اس میں ہوائی توانائی سے 60 گیگاواٹ، شمسی توانائی سے 100 گیگاواٹ، بایوماس توانائی سے 10 گیگاواٹ اور چھوٹے ہائیڈرو پروجیکٹوں سے 5 گیگاواٹ توانائی شامل ہے۔
- شمسی توانائی پیداوار میں سب سے زیادہ تعاون روف ٹاپ شمسی توانائی (40 فیصد) اور شمسی پارک (40 فیصد) کا ہے۔ یہ ملک میں بجلی پیداوار کی طے شدہ اہلیت کا 16 فیصد ہے۔ حکومت کا ہدف اسے بڑھا کر طے شدہ اہلیت کا 60 فیصد کرنا ہے۔
- حال ہی میں 11 جولائی کو وزیر اعظم نریندر مودی نے مدھیہ پردیش کے ریوا میں 750 میگاواٹ کی اہلیت کے حامل شمسی پارک کا افتتاح کیا ہے۔ 1500 ہیکٹیئر میں بنے اس شمسی پارک کی تعمیر میں 138 کروڑ روپے کا تعاون مرکزی حکومت نے دیا ہے۔
- ملک بھر کے تقریباً 5.17 لاکھ کاشتکار کنبوں کو کسم یوجنا کے تحت شمسی پمپ لگانے میں مدد کی جا رہی ہے۔
- ایسے وقت میں جب موسمیاتی تبدیلی اور اس کے باعث ماحولیات کو ہونے والے نقصان پر پوری دنیا میں ایک بحث جاری ہے، بین الاقوامی شمسی اتحاد کا کردار مزید اہمیت کا حامل ہو جاتا ہے۔ آئی ایس اے جیسے بین الاقوامی ادارہ کے قیام کی پہل کر کے بھارت نے دنیا کی توانائی ڈپلومیسی میں ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔

کون سے ممالک ہیں شامل...

آئی ایس اے کے رکن ممالک میں خط سرطان سے خط جدی کے درمیان آنے والے تقریباً 100 ممالک میں پورے سال اچھی دھوپ کھلتی رہتی ہے۔ اگر یہ ممالک شمسی توانائی کا استعمال بڑھا دیں تو نہ صرف یہ اپنی بیشتر ضروریات پوری کر سکیں گے، بلکہ دنیا کے کاربن اخراج میں بھی زبردست کٹوتی دیکھنے کو ملے گی۔ 30 جولائی تک 87 ممالک نے آئی ایس اے سمجھوتے پر دستخط کیے ہیں۔ 67 ممالک نے منظوری دے دی ہے۔

بین الاقوامی شمسی اتحاد میں بھارت کا کردار...

بین الاقوامی شمسی اتحاد اولین بین الاقوامی اتحاد ہے جس کا صدر دفتر (گروگرام) میں ہے۔ اس سے بین الاقوامی سطح پر بھارت کے وقار میں اضافہ ہوا ہے۔ 11 مارچ 2018 کو اس اجلاس میں وزیر اعظم مودی نے کہا، ''بھارت کا ہدف 2022 تک 100 گیگاواٹ شمسی توانائی پیدا کرنا ہے، جو کہ شمسی اتحاد کے ہدف کا دسواں حصہ ہوگا۔'' بھارت 2022 تک

جموں وکشمیر: گرام اور بلاک کے ساتھ اب ضلع پنچایت انتخابات

گنا۔ پٹسن کاشتکاروں کے حق میں بڑے فیصلے

آرٹیکل 370 سے آزادی حاصل کرنے کے ایک سال بعد مرکزی کابینہ نے جموں وکشمیر میں جمہوری نظام کو مضبوط کرنے کے ساتھ سیب کے کاشتکاروں کے مفاد میں نئے اعلانات کیے تو پٹسن اور گنا کاشتکاروں کے حق میں بڑے فیصلے بھی لیے۔ باندھوں کی حفاظت اور رکھ رکھاؤ پروگراموں کو بھی منظوری حاصل ہوئی...

فیصلہ: وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کا وعدہ پورا کرتے ہوئے کابینہ نے جموں وکشمیر میں سہ سطحی پنچایتی راج نظام کو نافذ کرنے کی منظوری دی۔

اثر: اس قدم سے آزادی کے بعد پہلی مرتبہ جموں وکشمیر میں سہ سطحی جمہوری نظام قائم ہوگا۔ گرام پنچایت، بلاک پنچایت کے ساتھ ضلع پنچایت کے انتخابات ہوں گے۔ جموں وکشمیر میں آرٹیکل 370 ختم ہونے کے بعد عوامی فلاح وبہبود سے متعلق متعدد کام شروع ہو گئے ہیں۔ پہلے اس صوبے کے ساتھ یہی ناانصافی ہوتی تھی کہ بھارت میں ہوکر بھی بھارت کے قانون یہاں نافذ نہیں ہوتے تھے۔ اب مرکز کے زیر انتظام اس ریاست کے لوگ اپنے مقامی اداروں کے انتظام اور ان کے نمائندوں کا انتخاب کرنے میں اہل ہوں گے۔ اس سے ریاست میں جمہوری نظام مضبوط ہوگا، لوگوں کے ہاتھ میں اقتدار آئے گا۔ کشمیر کی ایک پریشانی یہ تھی کہ اقتدار عوام کی بجائے 'چند لوگوں' کے ہاتھ میں تھا جواب عام لوگوں کے پاس آئے گا۔

فیصلہ: مرکزی حکومت کے ملازمین کو تیوہار کے موقع پر 3737 کروڑ روپے کا تحفہ، فیصلے کے پہلے ہفتے میں ہی عمل شروع کیا گیا۔

اثر: تیوہار کے موقع پر مرکزی حکومت نے ملازمین کو بڑی راحت بہم پہنچانے کا فیصلہ 21 اکتوبر کو کیا۔ ڈی بی ٹی کے ذریعہ 26 اکتوبر کو وجے دشمی سے قبل 30 لاکھ سے زائد ملازمین کو بونس دیا۔ اس میں سرکار سے وابستہ ریلوے، ڈاک گھر، دفاعی پیداوار، ای پی ایف او، ای ایس آئی سی جیسے اداروں کے غیر گزیٹڈ 17 لاکھ ملازمین کو 2791 کروڑ اور مرکزی حکومت میں کام کرنے والے 13 لاکھ ملازمین کو 946 کروڑ روپے کے بقدر کا بونس دیا گیا۔ اس کا مقصد تیوہار کے موسم میں متوسط طبقے کے افراد کو مضبوط کرنا تھا۔

فیصلہ: گنا کاشتکاروں کو فائدہ پہنچانے اور آمدنی دوگنا کرنے کی سمت میں ایتھنول ملا ہوا پیٹرول پروگرام کے تحت خرید کی قیمت میں 8-5 فیصد کا اضافہ

اثر: پہلے ایتھنول کی ایک ہی قیمت ہوتی تھی، تاہم اب مرکزی حکومت نے الگ الگ طریقہ کار سے تیار ہونے والے ایتھنول کی الگ الگ قیمتیں بڑھا کر طے کی ہیں۔ گنے کے رس، چینی، چاشنی سے بنے ایتھنال کی قیمت فی لیٹر سوا تین روپے بڑھا کر 65.62 روپے فی لیٹر کی گئی، بی زمرے کے شیرے سے تیار ایتھنول کی قیمت 3 روپے 35 پیسے بڑھا کر 57.61

فیصلہ: گنا کاشتکاروں کو فائدہ پہنچانے اور آمدنی دوگنا کرنے کی سمت میں ایتھنول ملا ہوا پیٹرول پروگرام کے تحت خرید کی قیمت میں 8-5 فیصد کا اضافہ

اثر: پہلے ایتھنول کی ایک ہی قیمت ہوتی تھی، تاہم اب مرکزی حکومت نے الگ الگ طریقہ کار سے تیار ہونے والے ایتھنول کی الگ الگ قیمتیں بڑھا کر طے کی ہیں۔ گنے کے رس، چینی، چاشنی سے بنے ایتھنال کی قیمت فی لیٹر سوا تین روپے بڑھا کر 65.62 روپے فی لیٹر کی گئی، بی زمرے کے شیرے سے تیار ایتھنول کی قیمت 3 روپے 35 پیسے بڑھا کر 61.57 روپے اور سی زمرے کے لئے قیمت دو روپے فی لیٹر بڑھا کر 69.45 روپے کر دی گئی ہے۔ اس میں جی ایس ٹی اور نقل وحمل لاگت بھی تیل کمپنیاں ہی برداشت کریں گی۔ 2014 میں جہاں صرف 38 کروڑ لیٹر ایتھنول تیل کمپنیوں کے پاس آتا تھا، گذشتہ برس 195 کروڑ لیٹر آیا ہے۔ یعنی تقریباً ساڑھے پانچ گنا زیادہ ایتھنول بازار میں آیا۔ پیٹرول میں 10 فیصد ایتھنول ملایا جاتا ہے۔ اس سے آلودگی بھی کم ہوتی ہے، درآمدات میں کمی سے غیر ملکی زرمبادلہ میں بچت کے ساتھ ساتھ کاشتکاروں کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔

فیصلہ: پٹسن کے کاشتکاروں اور مزدوروں کے لئے بڑی پہل کی منظوری، خوردنی اناج کی 100 فیصد اور چینی کی 20 فیصد پیکیجنگ اب پٹسن کی بوریوں میں ہی ہو گی۔

اثر: اس سے جوٹ کی کھیتی کے ساتھ جوٹ صنعت کو فروغ حاصل ہو گا، نئے روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے اور کاشتکاروں کو فائدہ حاصل ہو گا۔ 4 لاکھ سے زیادہ کاشتکار جوٹ کی کھیتی میں کام کرتے ہیں۔ بنیادی طور پر مغربی بنگال، اڈیشہ، میگھالیہ، تری پورہ، آندھرا پردیش میں جوٹ کی پیداوار ہوتی ہے۔ اس کی پیداواریت اور معیار کو بہتر بنانے کے لئے آئی کیئر پروگرام کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے اعلیٰ قسم کے بیج بھی دیے گئے ہیں اور جدید تکنیک بھی فراہم کی جا رہی ہے۔ نئے فیصلے سے کاشتکاروں کی آمدنی میں فی ہیکٹیئر 10 ہزار روپئے تک کا اضافہ ہو گا۔ ابھی ٹیرف کمیشن کے ذریعہ طے کی گئی قیمت پر ہی جوٹ فروخت کیا جاتا ہے۔

روپئے اور سی زمرے کے لئے قیمت دو روپئے فی لیٹر بڑھا کر 69.45 روپئے کر دی گئی ہے۔ اس میں جی ایس ٹی اور نقل وحمل لاگت بھی تیل کمپنیاں ہی برداشت کریں گی۔ 2014 میں جہاں صرف 38 کروڑ لیٹر ایتھنول تیل کمپنیوں کے پاس آتا تھا، گذشتہ برس 195 کروڑ لیٹر آیا ہے۔ یعنی تقریباً ساڑھے پانچ گنا زیادہ ایتھنول بازار میں آیا۔ پیٹرول میں 10 فیصد ایتھنول ملایا جاتا ہے۔ اس سے آلودگی بھی کم ہوتی ہے، درآمدات میں کمی سے غیرملکی زرمبادلہ میں بچت کے ساتھ ساتھ کاشتکاروں کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔

فیصلہ: سیب اُگانے والوں کے لئے منافع بخش قیمت کے تعین کے لئے بازار مداخلت اسکیم (ایم آئی ایس) کی توسیع کی منظوری۔

اثر: یہ سیب اگانے والوں کو فصل بیچنے کے لئے ایک بااثر پلیٹ فارم فراہم کرے گی اور مقامی افراد کے لئے روزگار کی سہولت فراہم کرائے گی۔ نیفیڈ کے ذریعہ طے شدہ ایجنسی جموں وکشمیر کے کاشتکاروں سے براہِ راست سیب کی خریداری کی جائے گی اور ڈی بی ٹی کے ذریعہ ادائیگی ہوگی۔ اس مہم کے لئے نیفیڈ کو 25 ہزار کروڑ کی سرکاری گارنٹی استعمال کرنے کی اجازت ہوگی جس سے 12 لاکھ میٹرک ٹن سیب خریدے جاسکتے ہیں۔ وزیراعظم نریندر مودی کی صدارت میں مرکزی کابینہ کے ذریعہ گذشتہ برس یعنی 20-2019 کے سیشن میں جس طرح سے جموں وکشمیر میں قواعد اور شرطوں پر عمل کیا گیا تھا، اسی طرح موجودہ سیشن یعنی 21-2020 میں بھی جموں وکشمیر میں سیب خریداری کے لئے بازار مداخلت اسکیم کی توسیع کو منظوری دے دی ہے۔

سیب کی خرید نیشنل ایگریکلچر کوآپریٹیو مارکیٹنگ فیڈریشن آف انڈیا لمیٹڈ (این اے ایف اے ڈی) کے ذریعہ ریاستوں کی ایجنسی یوجنا اور مارکیٹنگ ڈائرکٹوریٹ، باغبانی اور جموں وکشمیر باغبانی پروسیسنگ اور مارکیٹنگ کارپوریشن (جے کے ایچ پی ایم سی) کے توسط سے جموں وکشمیر کے سیب کاشتکاروں سے سیدھے طور پر کی جائے گی۔ براہِ راست فائدہ منتقلی (ڈی بی ٹی) کے توسط سے ادائیگی کی جائے گی۔ اس اسکیم کے تحت 12 لاکھ میٹرک ٹن سیب خریدے جا سکتے ہیں۔

فیصلہ: باندھوں کی اصلاح اور رکھ رکھاو پروگرام کو منظوری، 19 ریاستوں کے 736 باندھ منتخب، 10 ہزار کروڑ روپئے سے زیادہ صرف ہوں گے

اثر: یہ ملک میں باندھوں کی حفاظت اور ان کے رکھ رکھاؤ کی اسکیم کا دوسرا اور تیسرا مرحلہ ہے۔ پہلے مرحلے کی شروعات سال 2011 میں کی گئی تھی۔ سال 2014 کے بعد اس پروگرام میں مزید تیزی لائی گئی تھی۔ بھارت میں ابھی 5334 باندھ ہیں، ساتھ ہی 411 باندھ بنائے جا رہے ہیں۔ امریکہ اور چین کے بعد باندھوں کے معاملے میں بھارت دنیا میں تیسرے نمبر پر ہے۔ بجلی، سینچائی اور پینے کے پانی کی سپلائی کے ساتھ ہی سیلاب سے بچانے میں بھی باندھوں کا اہم کردار ہے۔ تاہم بھارت میں موجودہ باندھوں میں سے 80 فیصدی کی عمر 25 برس سے زیادہ ہوچکی ہے۔ باندھ میں کسی بھی قسم کے نقصان سے جان مال کا بھاری نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

ایسے میں ان کے احیاء اور اہلیت میں اضافے کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ مرکزی حکومت نے اسی سمت میں آگے بڑھتے ہوئے اس اسکیم کو منظوری دی ہے۔ اس کے تحت 19 ریاستوں کے 736 باندھوں کے رکھ رکھاؤ کے لئے 4-4 سال کی 2 اسکیمیں بنائی گئی ہیں۔ ضرورت پڑنے پر انہیں دوسال کی مزید توسیع دی جاسکتی ہے۔ اس پروگرام پر مجموعی طور پر 10 ہزار 211 کروڑ روپئے خرچ کیے جائیں گے۔ مجموعی لاگت میں 80 فیصدی تعاون عالمی بینک اور ایشین انفرابینک کے توسط سے جمع کیا جائے گا۔ 19 ریاستوں کے ساتھ 2 مرکزی اداروں نے بھی اس اسکیم میں شامل ہونے کی منظوری دی ہے۔ مرکزی حکومت کی اس اسکیم سے مجموعی طور پر 10 لاکھ افرادی دن کے بقدر روزگار پیدا ہوگا۔

کابینہ کے فیصلوں پر پورا خطاب سننے کے لئے کیوآر کوڈ اسکین کریں۔

روایات توڑنے کے حوصلے سے ملی نئی راہ

ناریئل کے پتے اور بھوسے سے ہو رہی نئی ایجادات اور زراعت کے اسٹارٹ اپ آتم نربھر بھارت کے عزم کو نئی سمت عطا کر رہے ہیں

اینٹانگر کی اسٹریٹ لائبریری، تعلیم کا طلوع ہوتا سورج

اروناچل پردیش جسے اُگتے سورج کی سرزمین بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی راجدھانی اینٹانگر کے قریب نرجولی شہر میں نرانگ مینا نام کی خاتون نے ایسی منفرد اسٹریٹ لائبریری بنائی ہے، جو آس پاس کے بچوں کو نہ صرف اپنی طرف متوجہ کر رہی ہے، بلکہ ان کی زندگی میں نئے رنگ بھی بھر رہی ہے۔ دراصل اپنے آس پاس بورڈ کے امتحانات میں طلباء کی خراب کارکردگی کو دیکھتے ہوئے مینا کے دل میں کچھ خیالات آئے۔ انہوں نے میزورم میں دیکھا تھا کہ اسٹریٹ لائبریری کس طرح بچوں میں پڑھنے کے تیئں دلچسپی پیدا کر رہی ہے۔ بس پھر کیا تھا، مینا نے کورونا جیسی برعکس صورتحال میں بھی نرجولی میں ہی ایک اسٹریٹ لائبریری تیار کر دی۔ نورانگ مینا کو لگتا ہے کہ کووِڈ کی چنوتی کے درمیان ایسی بھی چنوتی ہے جس پر سبھی کو توجہ دینی ہوگی۔ اسٹریٹ لائبریری کے ذریعہ مینا چاہتی ہیں کہ اس سے بچوں میں نہ صرف پڑھنے کی عادت بنے، بلکہ تعلیم کے لئے رغبت بھی پیدا ہو۔ مینا کے ذریعہ تیار کردہ اسٹریٹ لائبریری علاقے کے بچوں کے درمیان توجہ کا مرکز بن رہی ہے، جبکہ پہلے کتاب کی ضرورت ہونے پر علاقے سے دور بک اسٹور جانا پڑتا تھا یا پھر سرکاری کتاب گھر پر منحصر رہنا پڑتا تھا۔ ایسے میں نرجولی کی چھوٹی سی اسٹریٹ لائبریری محض کتاب گھر نہیں، بلکہ ایسا انکر جس میں نئی امیدوں کا سورج طلوع ہو رہا ہے۔ کووِڈ کے اس مشکل وقت میں مینا کی اس منفرد پہل کو 'نیو انڈیا سماچار' کا سلام

ناریئل کے پتے سے بنائی اینٹی فنگل اسٹرا

ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ یہ آپ نے بچپن سے مسلسل کئی مواقع پر سنا ہوگا۔ اسی کو پورا کر دکھایا بنگلورو کے پروفیسر ساجی ورگیز نے۔ ناریئل پانی یا دیگر پیکنگ والی مشروبات کو پینے کے لئے لوگ پلاسٹک کے اسٹرا کا استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ورگیز نے پلاسٹک اسٹرا کی جگہ ناریئل کے ہی پتے سے ماحولیات کے مطابق ایسا اسٹرا بنایا ہے جو بایو اور اینٹی فنگل بھی ہے۔ اسٹرا کے اس بایوڈیگریڈیبل متبادل کی ستائش ملک ہی نہیں، دنیا میں ہو رہی ہے۔ دنیا بھر سے انہیں اس کے لئے متعدد آرڈر مل رہے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی سنگل یوز پلاسٹک کے استعمال کو روکنے کو تحریک بنا رہے ہیں۔ اس میں پروفیسر ورگیز کی ایجاد نہ صرف اس تحریک کو مضبوطی دے رہی ہے، بلکہ اس نے ساحلی علاقے کو ایک نئی زندگی بخشی ہے جس سے وہاں کی دیہی خواتین کو بہتر ذریعہ معاش بھی حاصل ہو گیا ہے۔

PMO India
The future will be shaped by societies that invest in science and innovation.

But, this cannot be done in a short-sighted manner.

One has to invest in science and innovation well in advance.

That is when we can reap benefits at the right time: PM

120 · 616 · 2,483

Rajnath Singh
देश के किसान, कृषि वैज्ञानिक, आंगनबाड़ी कार्यकर्ता सब मिलकर कुपोषण के खिलाफ एक युद्ध लड़ रहे हैं। जहां वे देश के अनाज भंडार भर रहे हैं वहीं समाज के अंतिम व्यक्ति तक पहुँचने में भी सरकार का सहयोग कर रहे हैं। कुपोषण के ख़िलाफ़ प्रधानमंत्री @narendramodi जी का अभियान अवश्य सफल होगा।

27 · 181 · 1,292

Amit Shah
भारतवासियों की सुरक्षा और स्वस्थ जीवन ही मोदी सरकार की सर्वोच्च प्राथमिकता रही है। कोरोना के विरुद्ध इस जंग में भी देशवासियों के जीवन को बचाना ही मोदी सरकार ने अपना परम कर्तव्य माना। आज प्रधानमंत्री @narendramodi जी ने राष्ट्र को संबोधित करते हुए इस संकल्प को पुनः दोहराया है।

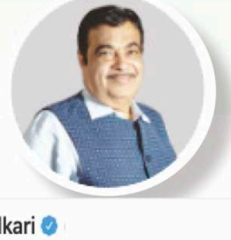

Nitin Gadkari
देश में पहली बार खादी फैब्रिक से बने जूतों को वीडियो कॉन्फ्रेंसिंग के माध्यम से लॉन्च किया। खादी उपयोग बढ़े ये हमारे प्रधानमंत्री श्री @narendramodi जी का आग्रह है, हमारी जरूरत की वस्तुओं में ज्यादा से ज्यादा खादी उपयोग हो सके इसलिए KVIC के इस प्रयास की मैं सराहना करता हूँ।

Ravi Shankar Prasad
@rsprasad
टेली-लॉ बना लाभार्थियों की आवाज़। असम के धुबरी जिले के हारुन राशिद अपने कॉलेज में रैगिंग का शिकार हो गए थे जिसके कारण उसने कॉलेज जाना बंद कर दिया। फिर राशिद को टेली-लॉ के बारे में पता चला और उसने अपने नज़दीकी CSC पर कानूनी सलाह ली और मामला दर्ज किया और रैगिंग पर अंकुश लगवाया।

Gajendra Singh Shekhawat
देश की अर्थव्यवस्था उम्मीद से कहीं ज्यादा तेजी से पटरी पर लौट रही है।

हालिया सुधारवादी कदम दुनिया को संकेत हैं कि नया भारत बाजार की ताकतों पर भरोसा करता है। यह निवेश का सबसे पसंदीदा डेस्टिनेशन बनेगा: पीएम @narendramodi

ग्रैंड चैलेंजेस की बैठक में प्रधानमंत्री बोले, लॉकडाउन से संभले हालात

वैक्सीन के अगले चरण में देश:मोदी

नई दिल्ली | एजेंसी

प्रधानमंत्री नरेंद्र मोदी ने सोमवार को कहा कि कोरोना संक्रमण का टीका विकसित करने के मामले में हम अग्रिम मोर्चे पर हैं और इनमें से कुछ तो एडवांस स्टेज (अग्रिम चरण) में हैं।

स्वास्थ्य समस्याओं के हल पर चर्चा के लिए आयोजित ग्रैंड चैलेंजेस की वार्षिक बैठक को वीडियो कॉन्फ्रेंस से संबोधित करते हुए प्रधानमंत्री ने कहा कि आज भारत में कोरोना संक्रमण के मामलों में कमी आई है और इससे ठीक होने की दर 88 प्रतिशत तक पहुंच गई है। ऐसा इसलिए संभव हो सका क्योंकि भारत ने सबसे पहले लॉकडाउन लगाया। लोगों को मास्क लगाने के लिए प्रेरित किया।

कई प्रयास किए : प्रधानमंत्री मोदी ने कहा कि भारत ने स्वच्छता बढ़ाने और

03 कंपनियां महामारी की वैक्सीन तैयार करने मे जुटी हैं देश में

88 फीसदी तक पहुंच चुकी है कोरोना को मात देने वालों की दर

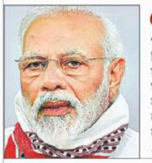

"कोरोना संक्रमण का पता लगाने के लिए भारत ने प्रभावी तरीके से काम किया और रैपिड एंटीजन जांच शुरू करने वाले पहले देशों में शुमार रहा था। हम यहीं रुकने वाले नहीं हैं। हम टीका वितरण का तंत्र भी तेजी से विकसित करने में जुटे हुए हैं।
-नरेंद्र मोदी, प्रधानमंत्री

अग्रणी
प्रधानमंत्री मोदी ने इस मौके पर

आयोजन

कृषि सुधारों का फायदा किसानों तक पहुंचेगा

भाषा/नई दिल्ली

प्रधानमंत्री नरेंद्र मोदी ने हाल ही में किए गए कृषि सुधारों को देश में कृषि क्षेत्र के विस्तार और किसानों की आय बढ़ाने की दिशा में ''महत्वपूर्ण'' करार दिया। उन्होंने यह भी स्पष्ट किया कि न्यूनतम समर्थन मूल्य (एमएसपी) और सरकारी खरीद देश की खाद्य सुरक्षा का अहम हिस्सा हैं, इसलिए इनका जारी रहना स्वाभाविक है।

प्रधानमंत्री ने ये बातें शुक्रवार को वीडियो कांफ्रेंस के माध्यम से संयुक्त राष्ट्र के खाद्य और कृषि संगठन (एफएओ) की 75वीं वर्षगांठ के अवसर पर आयोजित एक कार्यक्रम में कही इस अवसर पर उन्होंने 75 रुपये का स्मारक सिक्का जारी किया। साथ ही हाल ही में विकसित की गई आठ फसलों की 17 जैव संवर्धित किस्मों को भी राष्ट्र को समर्पित किया।अपने संबोधन में प्रधानमंत्री ने कहा, ''देश के 28 राज्यों और केंद्र शासित प्रदेशों में खाद्य सुरक्षा को सुनिश्चित करने वाली 'एक राष्ट्र, एक राशन कार्ड' प्रणाली लागू हो चुकी है। हाल में तीन बड़े कृषि सुधार हुए हैं।

देश के कृषि क्षेत्र के सुधार और किसानों की आय बढ़ाने में ये बहुत ही महत्वपूर्ण कदम हैं।''उन्होंने कहा कि किसानों को लागत का डेढ़ गुणा दाम न्यूनतम समर्थन मूल्य (एमएसपी) के रूप में मिले, इसके लिए अनेक कदम उठाए गए हैं।इन सुधारों के जरिए किसान को ज्यादा विकल्प देने के साथ ही उन्हें कानूनी रूप से संरक्षण देने का भी काम किया गया है। ''न्यूनतम समर्थन मूल्य और सरकारी खरीद देश की खाद्य सुरक्षा का अहम हिस्सा हैं, इसलिए इनका जारी रहना स्वभाविक है।''कृषि उपज विपणन समिति का उल्लेख करते हुए प्रधानमंत्री ने कहा कि यह व्यवस्था सालों से देश में चली आ रही है, जिसकी अपनी एक पहचान है और अपनी ताकत भी है।बीते छह सालों में कृषि मंडियों के आधारभूत संरचना विकास के लिए उठाए गए कदमों का जिक्र करते हुए कहा कि इसके लिए अब ढाई हजार करोड़ से अधिक का निवेश किया जा चुका है।

8 माह से 80 करोड़ गरीबों को मुफ्त राशन दिया

प्रधानमंत्री ने कहा कि छोटे किसानों को ताकत देने के लिए एफपीओ का एक बड़ा नेटवर्क देश भर में तैयार किया जा रहा है। कृषि उत्पादक संघ बनाने का काम तेजी से चल रहा है।भारत में अनाज की बर्बादी को बहुत बड़ी समस्या बताते हुए मोदी ने कहा कि आवश्यक वस्तु अधिनियम में संशोधन से अब स्थितियां बदलेंगी।कोरोना वायरस संक्रमण के दौरान सरकार द्वारा लोगों को मुफ्त राशन उपलब्ध कराने के कार्यक्रमों का उल्लेख करते हुए प्रधानमंत्री ने कहा कि तमाम चिंताओं के बीच भारत पिछले 7-8 महीनों से लगभग 80 करोड़ गरीबों को मुफ्त राशन उपलब्ध करा रहा है।उन्होंने कहा, ''इस दौरान भारत ने करीब-करीब डेढ़ लाख करोड़ रुपए का खाद्यान्न गरीबों को मुफ्त बांटा है।''

लड़कियों की शादी की उपयुक्त उम्र पर चर्चा जारी

प्रधानमंत्री नरेंद्र मोदी ने शुक्रवार को कहा कि लड़कियों की शादी की उपयुक्त उम्र को लेकर गठित की गई समिति की रिपोर्ट आते ही सरकार इस पर कार्रवाई करेगी।प्रधानमंत्री ने यह बात शुक्रवार को वीडियो कांफ्रेंस के माध्यम से संयुक्त राष्ट्र के खाद्य और कृषि संगठन (एफएओ) की 75वीं वर्षगांठ के अवसर पर आयोजित एक कार्यक्रम में कही।उन्होंने कहा, ''बेटियों की शादी की उचित उम्र क्या हो, ये तय करने के लिए भी चर्चा चल रही है।

मुझे देशभर की जागरूक बेटियों की चिट्ठियां आती हैं कि जल्दी से निर्णय कीजिए। मैं उन सभी बेटियों को आश्वासन देता हूं कि बहुत ही जल्द रिपोर्ट आते ही उस पर सरकार अपनी कार्रवाई करेगी।''''मालूम हो कि 15 अगस्त को इस साल लाल किले की प्राचीर से अपने संबोधन में मोदी ने लड़कियों की शादी की उपयुक्त उम्र तय करने के लिए एक समिति के गठन की घोषणा की थी।

कोरोना केस में कमी, पहले लॉकडाउन का फायदाः मोदी

भाषा, नई दिल्ली : प्रधानमंत्री नरेंद्र मोदी ने सोमवार को कहा कि आज भारत में कोरोना संक्रमण के मामलों में कमी आई है। इससे ठीक होने की दर 88 प्रतिशत तक पहुंच गई है। उन्होंने कहा कि ऐसा इसलिए संभव हो सका क्योंकि भारत ने सबसे पहले लॉकडाउन लगाया और लोगों को मास्क पहनने के लिए प्रेरित किया। 'ग्रैंड चैलेंजेस' की सालाना मीटिंग को विडियो कॉन्फ्रेंसिंग से संबोधित करते हुए अपने उद्घाटन भाषण में मोदी ने कहा कि कोविड संक्रमण का टीका विकसित करने के मामले में हम अग्रिम मोर्चे पर हैं। इनमें से कुछ तो 'अडवांस स्टेज' पर हैं। उन्होंने कहा कि संक्रमण का पता ... कर रहे हैं।

उधर, प्रधानमंत्री ने मैसूर यूनिवर्सिटी के शताब्दी दीक्षांत समारोह को विडियो कॉन्फ्रेंस से संबोधित किया। उन्होंने कहा, 'हमारे यहां शिक्षा और दीक्षा, युवा जीवन के दो अहम पड़ाव माने जाते हैं। ये हजारों वर्षों से हमारे यहां एक परंपरा रही है। जब हम दीक्षा की बात करते हैं, तो ये सिर्फ डिग्री प्राप्त करने का ही अवसर नहीं है।'

अब अन्नदाता उद्यमी बनेगा

बाला साहेब विखे पाटिल आत्मकथा विमोचन पर मोदी का आह्वान

पंजाब केसरी/मुंबई

प्रधानमंत्री नरेंद्र मोदी ने मंगलवार को पूर्व केंद्रीय मंत्री बालासाहेब विखे पाटिल की आत्मकथा का विमोचन किया और कृषि व सहकारिता के क्षेत्र में उनके योगदान की सराहना करते हुए कहा कि उनकी सरकार आज किसानों को अन्नदाता की भूमिका से आगे ले जाकर ''उद्यमी'' बनाने की ओर प्रयास कर रही है।वीडियो कॉन्फ्रेंस के जरिए आयोजित इस कार्यक्रम में प्रधानमंत्री ने 'प्रवर रूरल एजुकेशन सोसाइटी' ... बालासाहेब विखे पाटिल प्रवर रूरल एजुकेशन सोसाइटी' भी रखा।इस कार्यक्रम में महाराष्ट्र के मुख्यमंत्री उद्धव ठाकरे और पूर्व मुख्यमंत्री देवेन्द्र फड़णवीस सहित विखे पाटिल परिवार के सदस्य भी शामिल हुए।

इस अवसर पर अपने संबोधन में मोदी ने कहा कि गांव, गरीब, किसान का जीवन आसान बनाना, उनके दुख, उनकी तकलीफ कम ... मूलमंत्र रहा।मोदी ने कहा, ''उन्होंने सत्ता और राजनीति के जरिए हमेशा समाज की भलाई का प्रयास किया। उन्होंने हमेशा इसी बात पर बल दिया कि राजनीति को समाज के सार्थक बदलाव का माध्यम कैसे बनाया जाए, गांव और गरीब की समस्याओं का समाधान कैसे हो।''पाटिल कई बार लोकसभा के सदस्य रहे और 2016 में 84 साल की उम्र में उनका निधन हो गया था।

पूर्व की सरकारों पर हमला बोलते हुए प्रधानमंत्री ने कहा कि आजादी के बाद एक ऐसा भी दौर आया जब देश के पास पेट भरने को भी पर्याप्त अन्न नहीं था और उस दौर में सरकारों का पूरा जोर उत्पादन बढ़ाने पर रहा।

पीएम मोदी की जेब में सिर्फ 31 हजार
सैलरी का बड़ा हिस्सा बचाते हैं

नई दिल्ली, (एजैंसी): अधिकतर भारतीयों की तरह प्रधानमंत्री नरेंद्र मोदी भी अपना पैसा बैंक में संभालकर रखते हैं। उन्होंने अपनी कमाई का एक बड़ा हिस्सा टर्म डिपॉजिट्स और सेविंग्स अकाउंट्स में जमा कर रखा है। 12 अक्टूबर को पीएम ने अपनी संपत्तियों का ब्योरा सामने रखा है। 30 जून तक, प्रधानमंत्री मोदी के पास कुल 1,75,63,618 रुपये की चल संपत्ति थी। उनके पास 30 जून को 31,450 रुपये कैश मौजूद था। पिछले साल के मुकाबले उनकी चल संपत्ति 26.26% बढ़ी है। इस बढ़त के पीछे उनके वेतन से हुई बचत और फिक्स्ड डिपॉजिट से मिले ब्याज का दोबारा निवेश मुख्य कारण हैं।

प्रधानमंत्री की अचल संपत्तियों में कोई खास बदलाव नहीं हुआ है। ताजा डीटेल्स के अनुसार, मोदी के नाम पर गांधीनगर में एक मकान है जिसकी कीमत 1.1 करोड़ रुपये है। इस परिवार का मालिकाना हक मोदी और उनके परिवार को है। मोदी पर

कहां-कहां लगा है पीएम मोदी का पैसा

मोदी के बचत खाते में 30 जून को 3.38 लाख रुपये थे। उन्होंने स्टेट बैंक ऑफ इंडिया की गांधीनगर शाखा में फिक्स्ड डिपॉजिट करा रखा है। पिछले साल इसकी वैल्यू 1,27,81,574 रुपये थी जो 30 जून 2020 तक बढ़कर 1,60,28,039 हो चुकी है। मोदी ने टैक्स बचाने वाली जगहों पर पैसा लगा रखा है।उनकी इनेवस्टमेंट्स लाइफ इंश्योरेंस के अलावा नैशनल सेविंग्स सर्टिफिकेट्स और इन्फ्रास्ट्रक्चर बॉन्ड्स में हैं। उन्होंने NSCs में ज्यादा पैसा लगाया है और उनका बीमा प्रीमियम भी कम हो गया है। मोदी के पास 8,43,124 के NSCs हैं और बीमा का प्रीमियम 1,50,957 रुपये जाता है। जनवरी 2012 में उन्होंने 20 हजार रुपये का इन्फ्रास्ट्रक्चर बॉन्ड खरीदा था जो अबतक मैच्योर नहीं हुआ है।

गृह मंत्री अमित शाह की संपत्ति घटी

गृह मंत्री अमित शाह ने भी अपनी संपत्ति का ब्योरा प्रधानमंत्री कार्यालय (पीएमओ) को सौंपा है। इससे पता चलता है कि उनकी संपत्ति घट गई है। शाह को शेयर बाजार के उतार चढ़ाव के चलते इस साल नुकसान उठाना पड़ा है। पिछले साल तक उनके पास 32.3 करोड़ रुपए की संपत्ति थी। यह जून 2020 तक घटकर 28.63 करोड़ रुपए रह गई। उनके पास 10 अचल संपत्तियां हैं, जिनकी कुल वैल्यू 13.56 करोड़ रुपए है।

शाह का एक करोड़ का बैंक बैलेंस: गृह मंत्री के पास पास कैश में 15 हजार 814 रुपए हैं। एक करोड़ रुपए बैंक बैलेंस है।इंश्योरेंस, पेंशन पॉलिसीज मिलाकर कुल 13.47 लाख रुपए हैं। 2.79 लाख रुपए फिक्स्ड डिपॉजिट में हैं और उनके पास करीब 44.47 लाख रुपए की ज्वेलरी है।

نیو انڈیا
سماچار
پندرہ روزہ

RNI No.
DELURD/2020/78832
November: 16-30, 2020

RNI Registered No. DELURD/2020/78832 , Delhi Postal License No DL (S)-1/3552/2020-22, WPP NO U (S)-100/2020-22, posting at BPC, MEGHDOOT BHAWAN, NEW DELHI-110001 On 13-17 advance Fortnightly, (Publishing Date November 5, 2020, Pages-40)

”بھارت کا آئین ایسا ہے جو ہر ایک شہری کے حقوق اور وقار کی حفاظت کرتا ہے اور یہ ہمارے آئین سازوں کی دور اندیشی کی وجہ سے ہی ممکن ہو سکا ہے۔ میں تمنا کرتا ہوں کہ ’یوم آئین‘ ہمارے آئین کے اصولوں کو قائم رکھنے اور ملک کی تعمیر میں تعاون دینے کے ہمارے عزم کو تقویت فراہم کرے۔ آخر! یہی خواب تو ہمارے آئین سازوں نے دیکھا تھا۔“

نریندر مودی، وزیر اعظم

Urdu Issue 10

Editor: Kuldeep Singh Dhatwalia, PDG, PIB, New Delhi

Published & Printed by: Satyendra Prakash DG, BOC on behalf of Bureau of Outreach and Communication

Published from Bureau of Outreach and Communication, 2nd Floor, Soochna Bhawan, New Delhi -110003

Printed at Infinity Advertising services Pvt Ltd. FBD-One Corporate Park, 10th floor, New Delhi-Faridabad border, NH-1, Faridabad-121003